ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

49

www.tanzeem.org

27 دسمبر 2011ء تا 2 جنوری 2012ء / یکم تا 7 صفر المظفر 1433ھ

”آج خدا تمہاری طرف ہے!“

وحی کی تجلی جب تک ہماری راہوں کو منور کرتی رہی ہم تاریخ کی لگام سنبھالے رہے۔ دنیا میں واقعات کا رخ ہماری مرضی سے متعین ہوتا تھا اور جب کبھی دشوار لمحات میں ہمیں واقعات پر اپنی گرفت ڈھیلی محسوس ہوتی تو بے ساختہ ہماری نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھ جاتیں۔ ہم خدائے قادر مطلق سے اضافی مدد کے طالب ہوتے اور عین پریشان کن لمحات میں حیرت انگیز طور پر اپنے خدا کی نصرت کو موجود پاتے۔ بدر کے معرکے میں تو خود ذات ختمی رسالت موجود تھی، جس نے مٹھی بھر اہل ایمان کی نصرت کے لیے رب ذوالجلال کی نصرت چاہی تھی لیکن اہل ایمان کے بعد کے معرکے بھی خواہ وہ ایران وروما کی سلطنتوں کا سرنگوں ہونا ہو یا بعد کے عہد میں اسپین کے ساحل پر کشتیاں جلانے کا واقعہ، ان تمام لمحات میں مسلمانوں کو ہمیشہ یہ محسوس ہوتا رہا کہ ایک زندہ اور متحرک خدا ان کی نصرت کے لیے ہمہ وقت موجود ہے، جس کے بل بوتے پر وہ بڑی سے بڑی مہم جوئی کا خطرہ مول لے سکتے ہیں۔ معروف ایرانی فوجی جرنیل ہرمزان جب گرفتار ہو کر حضرت عمرؓ کے سامنے آیا تھا تو اس نے اسی بات کی شہادت دی تھی۔ اس نے کہا تھا: ”اے عمر! جب تک قوت کا قوت سے مقابلہ تھا تم ہمارے مقابلے میں کسی شمار قطار میں نہ تھے لیکن آج خدا تمہاری طرف ہے اور خدا جس کی طرف ہو اس پر کون غالب آ سکتا ہے؟“

اسلام: مستقبل کی بازیافت

راشد شاز

اس شمارے میں

ہاتھیوں کی جنگ

حضرت شیخ الہندؒ کی دعوت اور اُس کی انقلابی جہت

قائداعظم کی زندگی کا ایک اہم راز

جمود کا شکار کون؟

ہمارا حق آگہی
کتنی حقیقت کتنا فسانہ؟

اشاریہ ندائے خلافت 2011ء

الہدیٰ (493)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ ہود

(آیات 5، 6)

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

''دیکھو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تا کہ اللہ سے پردہ کریں۔ سن رکھو جس وقت یہ کپڑوں میں لپٹ کر پڑتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے۔ وہ تو دلوں تک کی باتوں سے آگاہ ہے۔ اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔ وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی۔ یہ سب کچھ کتاب روشن میں (لکھا ہوا) ہے۔''

یہ آیت مشکلات قرآن میں سے ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں۔ اس آیت کی کئی طرح سے تشریح کی گئی ہے۔ بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اہل ایمان پر حیا کا اتنا غلبہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے وقت بھی عریاں ہونا پسند نہ تھا، وہ اس طرح جھک جاتے تھے کہ ستر چھپا رہے اور قضائے حاجت کے وقت بھی وہ پورے ستر کا اہتمام کرتے تھے۔ تو یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ تم جتنا بھی اہتمام کر لو اللہ کی نگاہوں کے سامنے ہو۔ ستر وحجاب کے احکام کی پابندی تمہیں بہر حال کرنی ہے، لیکن کسی بھی معاملے میں غلو کی ضرورت نہیں۔ دیکھو، اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تم جب اپنے اوپر کپڑے اوڑھے ہوئے ہوتے ہو، اس وقت بھی اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپا رہے ہوتے اور جو کچھ ظاہر کر رہے ہوتے ہو۔ اللہ تو جو کچھ سینوں کے اندر ہے، اس کا بھی علم رکھتا ہے۔

یہاں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو جو نظام بنایا ہے اس کے تحت ہر شے کو اس کا رزق فراہم کیا جاتا ہے۔ جانداروں کے لیے اُن کی غذا کا انتظام ہے۔ بچے کی پیدائش بعد میں ہوتی ہے اور ماں کی چھاتیوں میں دودھ پہلے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ لوگوں نے دولت کی تقسیم کا نظام غلط کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں کچھ لوگ بھوکے ننگے رہ گئے اور کچھ نے دولت سمیٹ سمیٹ کر انبار لگا لیے۔ یہ انسانوں کا معاملہ ہے کہ انہوں نے غلط کام کیا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو پوری مخلوق کے لیے وافر رزق پیدا کر دیا ہے۔ اور اللہ ہر انسان کی مستقل قیام گاہ کو بھی جانتا ہے اور اس جگہ کو بھی، جہاں وہ عارضی طور پر سونپا جاتا ہے۔ (سورۃ الانعام میں ''مستقر'' اور ''مستودع'' پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے، اس بارے میں تین اقوال وہاں بیان کیے گئے ہیں۔) آیت کے آخر میں یہ بات واضح فرما دی کہ یہ باتیں جو بیان کی گئی ہیں یہ سب ایک روشن اور کھلی کتاب میں درج ہیں۔ یہ سب کچھ علم الٰہی کی کتاب میں موجود ہے۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

مومن اور منافق میں فرق

عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ لَاتَزَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)) (رواہ بخاری)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے کہ ہوا کبھی اس کو ادھر ادھر جھکا دیتی ہے اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہے، اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ وہ ہمیشہ سیدھا قائم و دائم رہتا ہے، یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے۔''

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

بانی: اقتدار احمد مرحوم

27 دسمبر 2011ء تا 2 جنوری 2012ء — جلد 20
یکم تا 7 صفر المظفر 1433ھ — شمارہ 49

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا--------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوب بیگ مرزا

ہاتھیوں کی جنگ

اس قوم کے رکھوالوں کے لیے جھوٹ کتنا سہل، کتنا آسان اور کتنا عام ہوگیا ہے۔ وزیراعظم کا فرمان ہے کہ میمو ایک جھوٹے اور مکار شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں۔ آرمی چیف کہتے ہیں میمو ایک حقیقت ہے جس سے پاکستان کی سیکیورٹی خطرہ سے دوچار ہوگئی ہے۔ فوج کے حوصلے پست کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ایٹمی تنصیبات کے حوالے سے انتہائی خطرناک باتیں لکھی گئی ہیں۔ آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل پاشا کہتے ہیں میمو ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ وہ یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ منصور اعجاز کو سپریم کورٹ میں طلب کیا جائے۔ اِس لیے کہ بلیک بیری کے ذریعے لیے گئے ایسے مضبوط شواہد ہیں کہ اِنہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ وزیراعظم کے فرمودات اور سیکیورٹی کے سربراہان کے بیانات کا موازنہ کیا جائے تو ایک بچہ بھی زمین و آسمان کا فرق محسوس کرے گا۔ اس کے باوجود اگر ملک کا انتظامی سربراہ یہ کہے کہ میموگیٹ سکینڈل کے حوالہ سے فوج اور حکومت میں کوئی اختلاف نہیں تو اس پر تبصرہ کرنے کی بجائے اس پر سر پیٹ لینے کو جی چاہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حکمران کب تک اس باہمی جنگ کو عوام سے چھپائیں گے؟ کب تک دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے؟ ہم سمجھتے ہیں اِس حوالہ سے عوام کو احمق سمجھنا خود حماقت کا ارتکاب کرنا ہے۔ آج کے دور میں معاملات کو یوں چھپانا ممکن نہیں۔ نہ جانے یہ دن رات جمہوریت جمہوریت اور عوام عوام کی رٹ لگانے والے اِن معاملات میں عوام کو اعتماد میں کیوں نہیں لیتے، جس کا نقد نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ افواہیں گردش کرتی ہیں اور کنفیوژن مزید بڑھتا ہے۔ بہرحال یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اِن حکمرانوں کا حال تو یہ ہے کہ یہ ڈرون حملوں پر اظہار افسوس کرتے رہے، اِس پر امریکہ کی مذمت کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں کھڑے ہوکر وزیراعظم پوری قوم سے مخاطب ہوکر کہتے رہے کہ ہم اِن حملوں کی روک تھام کے لیے امریکہ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ بعدازاں یہ راز وکی لیکس کے ذریعے کھلا کہ وزیراعظم امریکہ سے کہتے رہے ہیں کہ ہم ڈرون حملوں کے خلاف مذمتی بیان دیتے رہیں گے، آپ اپنا کام جاری رکھیں، ہم کبھی بیان بازی سے بڑھ کر کوئی قدم نہیں اُٹھائیں گے۔ یہ بات اپنے عوام کی مال و جان کا سب سے بڑا محافظ کہہ رہا ہے۔ یہ ڈرون طیارے ملک کے اندر سے شمسی ایئربیس سے اُڑان بھرتے رہے اور اپنے قبائلی بھائیوں کو خون میں نہلاتے رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ گویا جھوٹ، دھوکہ دہی، منافقت ہماری رگ رگ میں بس چکی ہے۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ امریکہ اپنے نیٹو اتحادیوں کے ساتھ مل کر ہمیں دھمکا رہا ہے۔ ہمیں ایک بار پھر مجبور کر رہا ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کا عمل جاری رکھیں۔ ہم طالبان کی امریکہ کو مخبری کرنے کا فریضہ بھی ادا کریں۔ ہم سوات اور جنوبی وزیرستان کی طرح شمالی وزیرستان پر بھی حملہ آور ہوں اور مسلمانوں کا قتل عام کریں۔ ہماری عسکری قیادت کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ڈرون حملوں سے قبائلیوں کے قتل عام پر تو اُنہوں نے مکمل خاموشی اختیار کیے رکھی لیکن 26 نومبر کو سلالہ پوسٹ پر حملے سے اپنے 26 نوجوانوں کے شہید ہونے پر سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ فوجی جوان بھی ہم میں ہی سے ہیں۔ ہمارا ہی خون ہیں۔ ہمیں اُن کے شہید ہونے کا شدید صدمہ ہوا اور فوج کے سخت ردعمل پر یہ تبصرہ کریں گے "دیر آید درست آید"۔ اگرچہ صرف فوجیوں کے خون کو اہمیت دی گئی اور امریکہ سے رویہ بدلہ گیا، پھر بھی ہم اُن کے اِس قدم کی تائید کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ امریکہ اور نیٹو جیسی قوت کا اِس طرح مقابلہ کیا جاسکے گا کہ فوج اور حکومت کے تعلقات کی یہ کیفیت ہو جو آغاز میں ہم نے بیان کی ہے۔ کیا سپریم پاور آف دی ورلڈ کا اور اُس کے اتحادیوں کا اس طرح مقابلہ کیا جاسکے گا کہ وزراء کھلم کھلا عدالتوں پر تبرّے بھیج رہے ہوں۔ حکومت امریکہ کو بھول کر اپنی توپوں کا رخ فوج اور عدلیہ کی طرف کر چکی ہو۔

عدلیہ حکومت کے خلاف ہر مقدمہ آگے بڑھ کر وصول کر رہی ہو۔ فوج ملک کے صدر کی ملک کے ساتھ وفاداری کو شک وشکوک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہو۔ حکومت یہ سمجھ رہی ہو کہ فوج حکومت کو گرانے کی کوششوں میں مصروف ہے اور فوج کو یہ یقین ہو کہ اُن کی حکومت اُن ہی کے خلاف امریکہ سے مدد مانگ رہی ہے اور عسکری قیادت کو ہٹانے کے لیے امریکہ سے تعاون حاصل کر رہی ہو۔ یوسف رضا گیلانی کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے، یہ نہیں بتاتے کون کر رہے ہیں۔ اگلا سانس لینے سے پہلے فرماتے ہیں، ہمارا کسی ادارہ سے تصادم نہیں تو کیا جنات آپ کے خلاف سازش کر رہے ہیں؟ بہر حال ایک ادھم مچا ہوا ہے اور کسی کو کچھ سنائی نہیں دے رہا۔ رہبرانِ قوم باہم گتھم گتھا ہیں اور ہاتھیوں کی اِس لڑائی میں عوام گھاس پھونس کی طرح اُن کے پاؤں تلے مسلے جا رہے ہیں۔ یوٹیلیٹی بلز (بجلی، گیس، ٹیلی فون، پانی) خوفناک بلاؤں کی طرح ہر ماہ عوام پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اُن کے بچوں کے منہ سے نوالہ چھین کر حکومت کے پیٹ میں ڈال دیتے ہیں جو دوزخ کی طرح بھرنے کا نام نہیں لے رہا۔ عوام چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ کبھی سڑکوں پر ٹائر جلاتے ہیں، کبھی واپڈا اور گیس کے دفاتر نذرِ آتش کرتے ہیں لیکن مجال ہے جو ایوانِ اقتدار میں براجمان نام نہاد عوامی نمائندوں کے کانوں پر جوں رینگے۔ وہاں کرسی کی جنگ میں جان و مال کی بازی لگائی جا رہی ہے۔ کوئی کرسی کی مضبوطی کے لیے ہر چہ بادا باد کا نعرہ لگا رہا ہے اور کوئی اس کرسی کو کھینچنے اور صاحبِ کرسی کو زمین پر پٹخنے کے لیے دیوانہ ہوا جا رہا ہے۔ اُدھر سرحدوں پر چاروں طرف دشمن دانت تیز کر رہا ہے۔ شمال مغربی سرحد پر امریکہ اور اُس کی پٹھو حکومت حملہ آور ہونے کے لیے عذر تراش رہی ہے۔ مشرقی سرحد پر ہمارا ازلی دشمن بھارت تاک میں ہے اور مناسب موقع کا منتظر ہے۔ بڑی سادہ سی بات ہے کیا وہ گھرانہ جس کے افراد باہم دست وگریباں ہوں کسی بیرونی دشمن کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔ یہ باہمی جنگ وجدل کوئی نئی بات نہیں ہے، نصف صدی کا قصہ ہے اگر چہ ہر نئے دن اِس میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے اور تیزی آ رہی ہے۔

بہر حال ہم تو حقِ نصیحت ادا کرتے رہیں گے۔ جب تک زبان میں حرکت ہے، جب تک قلم میں سیاہی ہے اور ہاتھ میں اُسے پکڑنے کے لیے توانائی ہے۔ جب تک ذہن میں سوچ کی صلاحیت ہے اور جب تک دل کی دھڑکن جاری ہے۔ اس لیے کہ ہم نے قرآن پاک سے یہ سیکھا ہے کہ حق کی صدا لگاتے چلے جاؤ اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف نہ کھاؤ۔ ہم تہہ دل سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ گھریلو جھگڑا کبھی ختم نہ ہو گا جب تک اہل خانہ خود کو اُس مشترک بنیاد پر متفق نہیں کر پاتے، جس پر اِس مملکتِ خداداد کو معرضِ وجود میں لانے کے لیے مکمل اتفاق تھا۔ یعنی اُس نظریہ کی عملی تعبیر نہیں کی جاتی جسے مملکت کو تشکیل دیتے وقت عوام اور خواص کے سامنے رکھا گیا تھا۔ ہم سیاسی اور عسکری قیادت سے، عدلیہ سے، انتظامیہ اور ہر نوع کی ایلیٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ سوچیں کہ ہماری پستی اور ہمارے زوال کی اصل وجہ کیا ہے۔ ہم بے حال کیوں ہو گئے۔ سکھ چین، امن وامان، سکون، راحت اور آسودگی ہم ان سب سے دور کیوں ہو گئے ہیں۔ اس لیے اور صرف اِس لیے کہ ہم جسم وجاں کی توانائی روح کو فروخت کر کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم دنیا کے خریدار ہیں اور آخرت کو فراموش کر چکے۔ ہم دینِ محمدیؐ سے بے وفائی کے مرتکب ہیں۔ آیئے، ایک یوٹرن اور لیں، اللہ کی رسی کو تھام لیں۔ منجدھار میں پھنسی ہوئی یہ کشتی ساحل پالے گی۔ ان شاء اللہ

پریس ریلیز — **حافظ عاکف سعید**

نفاذ اسلام سے پہلو تہی کی پاداش میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی اقتصادی اور واشنگٹن کی سیاسی غلامی ہماری مقدر بن چکی ہے

اسلام سے بے وفائی اور امارت اسلامی کے خاتمے کے جرائم پر ہمیں سجدہ سہو کرنا ہو گا

لاہور (پ ر) دفاع پاکستان محض ایک قومی و ملکی مسئلہ نہیں، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر دینی و ملی مسئلہ ہے۔ اس لیے کہ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا، جسے عالمی غلبۂ اسلام کا نقطۂ آغاز بننا ہے۔ اِن خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے گزشتہ روز سیمینار پاکستان میں دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قیامِ پاکستان کے بعد 64 سال گزرنے کے باوجود ہم نے قیام پاکستان کے اصل مقصد کی جانب پیش قدمی نہ کی۔ ہم اللہ کے دین کو ملک میں نافذ نہ کر سکے، جس کی سزا کے طور پر آج لوٹ کھسوٹ، کرپشن، معاشی بدحالی، بدامنی، قتل وغارت گری، آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی اقتصادی اور واشنگٹن کی سیاسی غلامی ہماری مقدر بن چکی ہے۔ ہماری تمام تر زبوں حالی دراصل اسلام سے پہلو تہی اور غداری کی سزا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ نائن الیون کے بعد نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امارت اسلامی افغانستان کے خاتمے اور مجاہدین اسلام کو کچلنے میں ہم نے امریکہ کا ساتھ دیا۔ آج وہی امریکہ ہم پر چڑھائی کرنے، ہماری ایٹمی تنصیبات پر حملہ اور ہماری سالمیت کی دھجیاں بکھیرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسلام سے بے وفائی اور امارت اسلامی کے خاتمے کے جرائم پر سجدہ سہو کرنا ہو گا۔ انفرادی واجتماعی گناہوں اور اسلام کے ساتھ بے وفائی پر سچے دل سے معافی مانگنی ہو گی اور ''سب سے پہلے اسلام'' کے ماٹو کو زندگی کے ہر شعبے میں عملی طور پر اپنانا ہو گا۔ اسی سے پاکستان مستحکم ہو گا، اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی حاصل ہو گی۔ (پریس ریلیز: 21 دسمبر 2011ء)

وزیر اعظم گیلانی نے اُسامہ کے حوالے سے فوج پر براہِ راست الزام لگا کر درحقیقت امریکہ کو خوش کیا ہے

جب تک نظامِ خلافت کو عملاً پاکستان میں نافذ نہیں کیا جاتا، نت نئے مسائل سر اُٹھاتے رہیں گے

حکومت اور فوج کا تصادم امریکہ کے لیے نعمت ثابت ہو گا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے نماز جمعہ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے اُسامہ کے حوالے سے فوج پر براہ راست الزام لگا کر درحقیقت امریکہ کو خوش کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی بنتے ہیں اور امریکہ ہمارے اداروں کو باہم لڑا کر اِس احسان کا بدلہ چکا رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہاتھیوں کی جنگ میں عوام گھاس پھونس کی طرح مسلے جا رہے ہیں اور اُن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت اور دوسرے ادارے کان دھریں یا نہ دھریں ہم یہ عرض گزاشت دہراتے رہیں گے کہ جب تک نظامِ خلافت کو عملاً پاکستان میں نافذ نہیں کیا جاتا، نت نئے مسائل سر اُٹھاتے رہیں گے اور پاکستان کے عوام پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے رہیں گے۔ پاکستان کے تمام مسائل کا حل نظام خلافت کے نفاذ میں ہے۔ اُنہوں نے توقع ظاہر کی کہ آنے والے وقت میں اِس خطہ میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور طاغوتی قوتوں کو فیصلہ کن شکست ہو گی۔ (پریس ریلیز: 23 دسمبر 2011ء)

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)

شیخ الہندؒ کی دعوتِ قرآنی اور اس کی انقلابی جہت

19 دسمبر 2011ء کو الحمراء ہال لاہور میں منعقدہ شیخ الہند کانفرنس سے
امیر تنظیم اسلامی محترم **حافظ عاکف سعید** حفظہ اللہ کا خطاب

حضرت شیخ الہندؒ کے حوالے سے شہر لاہور کے قلب میں سیمینار کے انعقاد پر میں منتظمین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ 80ء کی دہائی میں والد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ماہنامہ میثاق میں اپنے مضامین، اداریوں میں شیخ الہندؒ کا تذکرہ باعادہ وتکرار کیا اور اُن کی عظمت کے مختلف پہلوؤں کو اور انیسویں صدی کے اواخر میں برصغیر کے مسلمانوں کی حقیقی رہنمائی کے حوالے سے ان کی کاوشوں کو اجاگر کیا، تو شیخ الہندؒ کے ایک معتمد رفیق کار مولانا میاں محمد منصور انصاری مرحوم ومغفور کے چھوٹے صاحبزادے قاری حمید انصاری نے والد محترم کو ایک مفصل خط لکھا اور حضرت شیخ الہندؒ کے حوالے سے والد محترمؒ کے افکار و خیالات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا: ''میں عرصے سے پاکستان میں ہوں مگر میں نے اس عرصے میں پاکستان کے کسی اخبار یا رسالے یا ہفتہ وار مجلّے میں مجاہد اعظم حضرت شیخ الہندؒ کا نام تک نہیں پڑھا اور نہ کسی مجلس یا کسی شخص کی زبانی ان کی خدمات و مجاہدات کے بارے میں کچھ سنا۔ حالانکہ یہاں کے اخباروں اور رسالوں میں پیروں فقیروں اور بزرگانِ دین کے حالات، کرامات، خدمات بڑی بڑی جاذب نظر سرخیوں کے ساتھ دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن جن مردانِ حق نے دینِ متین کے ارتقاء اور اس کی اصل روح کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اسلامی انقلاب کے لیے طوفانوں سے مقابلہ اور شدائد اور قید و بند کی مشکلات برداشت کیں، ان کے نام اور ان کے کارنامے آج ہم بھلا بیٹھے ہیں۔ انہی حضرات میں مجاہد اعظم حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ بھی ہیں۔''

میں اِسی حوالے سے آج سیمینار کا انعقاد کرنے والوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ والد محترمؒ شیخ الہندؒ کو چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم قرار دیتے تھے۔ 24 مئی 1987ء کے تحریر کردہ ایک مضمون میں جو حرم مکی میں سپرد قلم کیا گیا تھا اور اب وہ والد محترم کی تالیف ''جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی'' کے مقدمے کے طور پر جزو کتاب ہے، والد محترم لکھتے ہیں: ''الف ثانی'' کے تجدیدی کارنامے کا نقطۂ آغاز اور گیارہویں صدی ہجری کے مجددِ اعظم تو بلاشک وشبہ شیخ احمد سرہندی ہیں، لیکن ان کے ہم عصر شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی علمی خدمات بھی یقیناً قابل تحسین ہیں۔ اسی طرح بارہویں صدی ہجری کے مجددِ اعظم تو بلاشائبہ ریب وشک امام الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ ہیں، لیکن شیخ نجد محمد ابن عبدالوہابؒ کی اصلاحی کوششیں بھی یقیناً قابل تعریف ہیں۔ اسی طرح تیرہویں صدی ہجری کے اصل مجدد تو مجاہد کبیر سید احمد بریلویؒ ہیں، تاہم ان کے نائب و معاون شاہ اسماعیل شہیدؒ بھی ان کے ساتھ برابر کے شریک اور سہیم ہیں۔ چودھویں صدی ہجری کے بارے میں راقم کا یہ گمان رفتہ رفتہ یقین کے درجے تک پہنچ گیا ہے کہ اس کے مجدد اعظم حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ ہیں۔''

قبل ازیں حضرت شیخ الہندؒ کی ہمہ جہت شخصیت کے حوالے سے والد محترمؒ اپنے ایک سابقہ مضمون میں جو کچھ لکھ چکے تھے وہ ان کے حقیقی جذبات واحساسات کی صحیح عکاسی کرتا ہے: ''گزشتہ دنوں راقم الحروف پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کی شخصیت کے بعض ایسے پہلو منکشف ہوئے جن کی جانب پہلے توجہ نہ ہوئی تھی۔ جہاں تک ان کے علم وفضل' تقویٰ و تدیّن' خلوص وللّٰہیت، پھر صبر و استقلال' ہمت وعزیمت اور مجاہدہ ومصابرت' گویا علم اور عمل کی جامعیت کا تعلق ہے اس کا تو کسی قدر اندازہ پہلے بھی تھا، لیکن وسعتِ نگاہ اور بالغ نظری کے ساتھ ساتھ وسعتِ قلب اور عالی ظرفی کا جو امتزاج اُن کی ذات میں پایا جاتا تھا اس کی جانب پہلے توجہ نہ ہوئی تھی —— مولانا 1333ھ میں ہندوستان سے عازمِ حجاز ہوئے تھے، جہاں سے گرفتار ہو کر تقریباً تین سال اور سات ماہ حالتِ اسیری میں رہے اور رہائی ملنے پر 20 رمضان المبارک 1338ھ مطابق 8 جون 1920ء کو واپس بمبئی پہنچے۔ اس کے بعد ان کی زندگی نے کل چھ ماہ کے لگ بھگ وفا کی۔ اور 18 ربیع الاوّل 1339ھ مطابق 30 نومبر 1920ء کو وہ خالق حقیقی سے جا ملے! پھر اس مختصر مدت کے دوران میں ضعیفی اور عام نقاہت پر مستزاد مرض و علالت کا بھی مسلسل ساتھ رہا۔ بایں ہمہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہ دین و مذہب اور ملت و اُمت کے مسائل سے فارغ الذہن ہو سکے نہ ملک و وطن کے معاملات سے! اور اس مختصر مدت میں جو چند کام انہوں نے کیے یا کرنے کی کوشش کی ان پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ موجود الوقت صورتِ حال کا بالکل صحیح تجزیہ کر چکے تھے بلکہ ان کی نگاہیں مستقبل کے حالات و واقعات کا بھی نہایت دور تک مشاہدہ کر رہی تھیں۔ مزید برآں ان کی عالی ظرفی اور وسیع القلبی کے تو وہ شواہد سامنے آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ ؏

''ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی!'' —— اور اس پس منظر میں' ہمیں معاف فرمایا جائے اگر ہم اپنے آپ کو اپنے اس احساس کے اظہار پر مجبور پائیں کہ اُن کے جانشینوں میں سے مختلف حضرات ان کی ہمہ گیر شخصیت

کے مختلف پہلوؤں کے وارث تو ضرور بنے' لیکن کوئی بھی ان کی جامعیت کا وارث نہ بن سکا۔ گویا ؎

''نہ اٹھا پھر کوئی رومیؔ عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایراں وہی تبریز ہے ساقی!''

خصوصاً وہ حضرات جو سیاست' یا جہادِ حریت' یا تحریک استخلاص وطن کے میدان میں ان کے جانشین بنے، انہوں نے حالات کی تبدیلی کے حوالے سے اپنے موقف میں ترمیم کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی۔ حالانکہ اس کے بالکل برعکس کیفیت نظر آتی ہے حضرت شیخ الہندؒ کی شخصیت میں: مثلاً علمی وتعلیمی اور تہذیبی وتمدنی اعتبار سے ملت اسلامیہ ہند کے بحرِ محیط میں جو دو روئیں علی گڑھ اور دیوبند کی صورت میں بالکل مخالف سمت میں بہہ نکلی تھیں اور ان سے جسدِ ملی کے پارہ پارہ ہونے کا جو شدید خطرہ موجود تھا اس کا بالکل بروقت اور صحیح اندازہ مولانا نے فرمالیا' حالانکہ وہ خود ان میں سے کسی ایک کشتی میں بالفعل سوار تھے اور اس اعتبار سے بالکل خلاف توقع نہ ہوتا اگر خود ان میں یک رُخاپن پیدا ہو جاتا یا کم از کم فریق ثانی کے لیے کوئی نرم گوشہ دل میں موجود نہ رہتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس چھ ماہ سے بھی کم مدت میں انہوں نے ایک تو علی گڑھ کا دورہ کیا اور وہاں ان کی عالی ظرفی اور وسعتِ قلب کا یہ مظاہرہ سامنے آیا کہ انہوں نے برملا فرمایا کہ: ''میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت ونقاہت کی حالت میں آپ کی اس دعوت پر اس لیے لبیک کہا کہ میں اپنی گم شدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔ بہت سے نیک بندے ہیں جن کے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر الٰہی کی روشنی جھلک رہی ہے ......اے نونہالانِ وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غم خوار جس میں میری ہڈیاں پگھلی جا رہی ہیں، مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور سکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور چند مخلص احباب نے ایک قدم علی گڑھ کی جانب بڑھایا اور اس طرح ہم نے دو تاریخی مقاموں دیوبند اور علی گڑھ کا رشتہ جوڑا!'' (خود نوشت سوانح حیات مولانا حسین احمد مدنیؒ بحوالہ بیس بڑے مسلمان:288) اور دوسرے جدید اور قدیم کے امتزاج کی سعی —— اور علی گڑھ اور دیوبند کے مابین ایک درمیانی راہ پیدا کرنے کے لیے مسلم نیشنل یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جو بعد میں ''جامعہ ملیہ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔ یہ بالکل دوسری بات ہے کہ پیش نظر مقصد کے اعتبار سے یہ تجربہ بھی ناکام رہا! —— دوسری طرف تحریک استخلاصِ وطن کے ضمن میں ہندو مسلم اشتراک عمل کے نظری طور پر قائل اور اس پر بالفعل عامل ہونے کے باوجود مولاناؒ کی نگاہ نے ہندوؤں کے طرزِ عمل کا بالکل صحیح مشاہدہ کر لیا اور ان کی نگاہِ دُور رس سے ان کے آئندہ عزائم چھپے نہ رہ سکے۔ چنانچہ جمعیت العلماء کے دوسرے اجلاس میں جو خطبہ صدارت انتقال سے چند روز قبل آپؒ نے ارشاد فرمایا، اس میں یہ واضح انتباہ موجود ہے کہ: ''ہاں' یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر کہتا ہوں کہ ان اقوام کی باہمی مصالحت اور آشتی کو اگر آپ پائیدار اور خوشگوار دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کی حدود کو خوب اچھی طرح دلنشیں کر لیجیے۔ اور وہ حدود یہی ہیں کہ خدا کی باندھی ہوئی حدود میں ان سے کوئی رخنہ نہ پڑے۔ جس کی صورت بجز اس کے کچھ نہیں کہ صلح وآشتی کی تقریب سے فریقین کے مذہبی امور میں سے کسی ادنیٰ امر کو بھی ہاتھ نہ لگایا جائے اور دنیوی معاملات میں ہرگز کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے کسی فریق کی ایذا رسانی اور دل آزاری مقصود ہو۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب تک بہت جگہ عمل اس کے خلاف ہو رہا ہے۔ مذہبی معاملات میں تو بہت لوگ اتفاق ظاہر کرنے کے لیے اپنے مذہب کی حد سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن محکموں اور ابواب معاش میں ایک دوسرے کی ایذا رسانی کے درپے رہتے ہیں۔ میں اس وقت جمہور سے خطاب نہیں کر رہا ہوں بلکہ میری گزارش دونوں قوموں کے زعماء (لیڈروں) سے ہے کہ ان کو جلسوں میں ہاتھ اٹھانے والوں کی کثرت اور ریزولیشنوں کی تائید سے دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ یہ طریقہ سطحی لوگوں کا ہے اور ان کو ہندو ومسلمانوں کے نجی معاملات اور سرکاری محکموں میں متعصبانہ رقابتوں کا اندازہ کرنا چاہیے''۔ (بیس بڑے مسلمان:291)

بنابریں —— یہ بات بلاخوف وتردید کہی جاسکتی ہے کہ اگر مولاناؒ کی زندگی وفا کرتی تو بعد میں ہندوؤں کی جانب سے جس تنگ نظری اور کم ظرفی ہی نہیں منتقمانہ ذہنیت کا مظاہرہ ہوا اس کے پیش نظر مولانا یقیناً اپنے طریق کار پر نظر ثانی فرماتے اور کیا عجب کہ مسلمانانِ ہند کے جداگانہ قومی وملی تشخص کے سب سے بڑے علمبردار اور اس کے تحفظ کے لیے عملی سعی وجہد کے ''قائد اعظم'' وہی ہوتے! تیسری طرف اس واقعے کو ذہن میں لائیے جس کے راوی ہیں مولانا مفتی محمد شفیع مدظلہ —— کہ اسارتِ مالٹا سے رہائی اور مراجعتِ ہند کے بعد ایک روز دارالعلوم دیوبند میں اکابر علماء کے ایک اجتماع میں شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ ہم نے تو اپنی اسیری کے زمانہ میں دو سبق حاصل کیے ہیں۔ اور جب علماء کرام' جن میں مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا انور شاہ کاشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ایسے اکابر موجود تھے' ہمہ تن متوجہ ہو گئے کہ دیکھیں اس ''استاذِ العلماء'' نے اس ضعیفی اور پیرانہ سالی میں کون سے دو نئے سبق سیکھے ہیں تو حضرتؒ نے فرمایا: ''میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے: ایک ان کا قرآن چھوڑ دینا' دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔'' (ماخوذ از وحدتِ اُمت' تالیف مولانا مفتی محمد شفیع مدظلہ' شائع کردہ مکتبہ المنبر لائل پور) پھر اس اعتراف واظہار ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ایک عام درسِ قرآن کی نشست کا باقاعدہ بنفس نفیس اجراء فرما دیا۔ گویا اب احیائے دین اور تجدید ملت کے لیے کام جس اساس اور نہج پر ہونا چاہیے اس کی جانب رہنمائی فرما دی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا ہرگز لکیر کے فقیر نہ تھے بلکہ آخر عمر میں بھی مسلسل غور وفکر کی عادت برقرار تھی اور بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کے مطابق نقشہ کار میں ضروری تبدیلی کرنے کی اہمیت ان پر پوری طرح واضح تھی اور اُمت کے زوال و انحطاط کے اسباب پر ایک ماہر معالج کے سے انداز میں تشخیص وتجویز پر ہمیشہ نظر ثانی کرتے رہنا آپؒ کی عادتِ ثانیہ تھی!''

میں معذرت خواہ ہوں کہ لذید بود حکایت دراز ترگفتم کے مصداق شیخ الہندؒ کی عظمت اور ہمہ پہلو اور ہمہ صفات شخصیت کا تذکرہ کسی قدر طویل ہوگیا، تاہم میرے نزدیک یہ ضروری تھا۔ البتہ ناانصافی ہوگی اگر

اس ضمن میں محترم ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہانپوری کے ایک مضمون کا حوالہ نہ دیا جائے جسے والد محترم نے میثاق میں شائع کیا تھا۔ عنوان ہے: ''حضرت شیخ الہندؒ کی عظمت کے عناصر ترکیبی پر ایک معروضی نظر''۔ اس میں بہت خوبصورت اور اچھوتے انداز میں شیخ الہند کی عظمت کو نمایاں کیا گیا ہے۔

شیخ الہند کی ہمہ جہت شخصیت کا یہ خاص رخ جس کا تعلق دعوت قرآنی بلکہ دعوت رجوع الی القرآن کے ساتھ ہے، اوپر بیان کردہ آخری بحث سے بالکل واضح ہے۔ امت کے اصل مرض کی تشخیص اور پھر اس کا حل اور پھر اس پیرانہ سالی میں اس کا عملی آغاز! گویا یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی تجدیدی مساعی میں رجوع الی القرآن کا جو گوشہ بہت نمایاں تھا، اُسی کو مجددانہ شان سے آگے بڑھایا حضرت شیخ الہندؒ نے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے اور مسلمانوں کو اس جانب راغب کرنے کے لیے قرآن حکیم کا اردو ترجمہ نئے محاورے کے ساتھ دوبارہ کیا، بلکہ تفسیری حواشی کے سہل انداز میں تحریر فرمانے کا آغاز کیا۔ قبل ازیں امام الہند حضرت شاہؒ نے فارسی ترجمہ اور ان کے دو فرزندان شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے اردو ترجمہ کرکے رجوع الی القرآن کی تحریک کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن آسان فہم تفسیری حواشی کے ضمن میں شیخ الہند ابھی پانچ پاروں پر ہی کام مکمل کر پائے تھے کہ اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا، لیکن پھر اس کام کو نہایت حسن وخوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا ان کے تلمیذ خاص علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے جو پاکستان کے پہلے شیخ الاسلام قرار پائے۔

میرے نزدیک حضرت شیخ الہندؒ نے برصغیر میں رجوع الی القرآن کی جس عظیم تحریک کا از سرنو آغاز فرمایا تھا اُس کا بڑا گہرا تعلق اُن کی تحریک جہاد حریت اور استخلاص وطن کے ساتھ ہے۔ دیوبند کی درسگاہ میں تعلیم و تعلم دین میں مصروف وہ مرد درویش جہاں علوم دینیہ کے فروغ واجراء کی تحریک میں منہمک تھا وہیں وہ انگریز کے خلاف جہاد حریت اور استخلاص وطن کی کوششوں میں بھی نمایاں ترین مقام رکھتا تھا۔ چنانچہ اس ضمن میں شیخ الہند کی ریشمی رومال کے نام سے تحریک اُن کی انہی مجاہدانہ مساعی کا مظہر تھی۔ بلاشبہ یہ بھی امام الہندؒ کے اس عظیم کردار کا ایک تسلسل تھا کہ جنہوں نے اسلامی حکومت کو کمزور پڑتے دیکھ کر افغانستان کے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی تھی۔ ریشمی رومال کی تحریک کا بھی اصل مقصد اُس فرنگی قوت کے خلاف جہاد اور اُسے دیس نکالا دینا تھا جس نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی اور شرعی عدالتوں کا خاتمہ کرکے ملکہ برطانیہ کا قانون ہندوستان میں نافذ کردیا تھا۔

یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور امام الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی مجاہدانہ مساعی کا یہ ثمرہ تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد میں ہر مرحلے میں مسلمان علماء کرام پیش پیش تھے۔ 1857ء کی جنگ آزادی اس کا Climax تھا، جس کے بعد علماء کرام کو شدید ترین تعذیب و تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور اس وقت کے گوانتاناموبے یعنی کالا پانی اور رنگون وغیرہ میں قید کرکے ان کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ سینکڑوں کو سرعام پھانسی دی گئی۔

علماء کرام کی یہ ساری جدوجہد درحقیقت اسلامی حکومت کے تحفظ وقیام اور شریعت الٰہی کے نفاذ کے لیے تھی۔ 1857ء کے بعد جب انگریز فیصلہ کن طور پر برصغیر پر قابض ہوگیا تو علماء کی یہ کوششیں وقتی طور پر دم توڑ گئیں، اور انگریز کی حاکمیت اور اسلام کی مغلوبیت کو گویا ذہناً تسلیم کرلیا گیا۔ یہاں تک کہ کسی کہنے والے نے کہا کہ ؎

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

لیکن وہ کہ ''جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار'' وہ کہاں باز رہنے والا تھا۔ چنانچہ اس نے اس میدان میں بھی تجدیدی کردار ادا کیا۔ چنانچہ شیخ الہندؒ کی یہ تحریک رجوع الی القرآن دراصل اسی ہمہ گیر جہاد کا حصہ ہے کہ قرآن کے پیغام کے ذریعے عوامی سطح پر ایمان ویقین کی آبیاری کا اہتمام کیا جائے۔ اس طور پر کہ قرنِ اول کے مسلمانوں کی طرح ان میں جہادی روح بیدار ہو جائے۔ جہاں وہ اس حقیقت سے آشنا تھے کہ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

وہیں وہ یہ بھی جانتے تھے کہ قرآن ہی وہ نسخہ کیمیا ہے جو جہادی روح کو بیدار کرنے کا موجب ہوگا۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

گویا رجوع الی القرآن کی تحریک کا اصل مقصد اس ایمان ویقین کی آبیاری تھی جو نہ صرف ہماری اُخروی کامیابی کی ضمانت بنے بلکہ دنیا میں اسلامی حکومت کے قیام اور نفاذِ شریعت کی جدوجہد کی راہ میں معاون بنے۔ گویا جس طرح نبی اکرم ﷺ کے دور میں قرآن جہاں ایک طرف ایمان حقیقی کے حصول اور تزکیہ کا ذریعہ تھا، وہاں یہی درحقیقت آلۂ انقلاب بھی تھا، جس کا نقطۂ آغاز انسانوں کے قلوب واذہان میں ایسا انقلاب لانا تھا جو خارج کے انقلابِ حقیقی کا پیش خیمہ اور ذریعہ بن جائے۔ بقول اقبال ؎

چوں بجا در رفت جاں دیگر شود
چوں جاں دیگر شد جہاں دیگر شود

حرفِ آخر

یہ بات افسوس ناک ہے کہ شیخ الہندؒ کی اس دعوت رجوع الی القرآن کو اور اس کی انقلابی جہت کو ان کے بعد میں آنے والوں میں وہ پزیرائی حاصل نہ ہوسکی، جو ہونا چاہیے تھی۔ تفسیر کے میدان میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ عوامی درس قرآن جو کسی قدر انقلابی جہت بھی رکھتا اس میں مولانا عبدالحئی فاروقیؒ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ہاں — سکول وکالج کے تعلیم یافتہ طبقات میں اس تحریک کو بھرپور طور پر آگے بڑھایا علامہ اقبال نے۔ اور بقول مولانا زاہد الراشدی صاحب گزشتہ پچاس سالوں میں حضرت شیخ الہندؒ کی اس تحریک رجوع الی القرآن کو آگے بڑھانے اور اس کی انقلابی جہت یعنی دین حق کے قیام اور شریعت الٰہی کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنے کی سعادت اللہ نے عطا فرمائی والد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو۔ تاہم اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت شیخ الہند کے اصل وارث دیوبندی حلقے میں شیخ الہندؒ کے کردار کو زندہ کرنے والے سامنے آئیں جو عالمی استعماری قوتوں اور طاغوت کے ایجنٹ مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مفاہمت، مداہنت اور تعاون کی روش کو چھوڑ کر ان کے خلاف جرأت و ہمت کے ساتھ کھڑے ہوسکیں اور استحصالی نظام کا خاتمہ ہوسکے۔

قائداعظم کی زندگی کا ایک اہم راز

ضمیر اختر خان

ملت اسلامیہ پاکستان نے گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی 25 دسمبر کو قائد کا یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا اور یوں قائد کے احسان کا بدلہ چکا دیا۔ یہ بڑا آسان طریقہ ہے جو اپنے محسنوں کی احسان مندی کا ہم لوگوں نے ایجاد کر لیا ہے۔ اگر ہم نے اپنی روش نہ بدلی تو اندیشہ ہے کہ کل قیامت کے دن ہمارے یہ محسن اللہ کی عدالت میں ہمارا گریبان پکڑیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کون سا طریقہ تھا جو تم نے ہم سے وفاداری نبھانے کا اختیار کیا تھا۔ ہم سے اس وقت کوئی جواب نہ بن پائے گا۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ قائداعظم محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کتنے حساس تھے اور انہوں نے نبی مکرم ﷺ کے حکم کی پاسداری کس طور سے کی۔ یہ قائد کی زندگی کا وہ راز ہے جو ہر پاکستانی مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے۔ اس راز کو حال ہی میں ایک دانشور نے منکشف کیا ہے۔ اس کا تذکرہ تھوڑی دیر بعد کریں گے۔ پہلے ہم اپنی اس منفی روش کا جائزہ لیتے ہیں جو اپنے محسنوں کے بارے میں ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہم عجمی مسلمانوں نے دین اسلام کی روح سے ناواقفیت کی بنا پر اپنے بڑوں کے بارے میں ایک عجیب وغریب رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس ضمن میں برعظیم پاک و ہند کے مسلمان دوسروں سے دو قدم آگے ہیں۔ یہ منفی رویہ اپنے بزرگوں کے ساتھ صرف زبانی کلامی عقیدت کا اظہار ہے۔ مثلاً ہمارے لیے سب سے بڑھ کر مرجع عقیدت و محبت ہمارے پیارے نبی ﷺ ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت ساری دنیا کے انسانوں کے لیے ہوئی ہے۔ تمام انسانوں کو اللہ نے اب نبی ﷺ کی نبوت ورسالت کے حوالے سے قیامت کے دن جانچنا ہے۔ جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لا کر آپ کے طریق زندگی کی پیروی کرتے رہے اور اسی حالت میں انہیں موت آئی تو وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوں گے اور جنہوں نے آپ کی نبوت ورسالت کو اور بالخصوص آپ کی ختم نبوت کو نہیں مانا، وہ ازروئے فرمان الٰہی (سورۃ آل عمران:85) ناکام وخائب خاسر ہوں گے۔ نبی ﷺ کے حوالے سے ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیے کہ ہم ہمہ وقت آپ ﷺ کے نقش قدم کی پیروی کرتے رہیں، مگر کچھ عرصے سے ہماری توجہات ربیع الاول کے مہینے پر ہی مرتکز ہو کر رہ گئی ہیں۔ جو جذبہ اور جوش وخروش ربیع الاول کی 12 تاریخ کو نظر آتا ہے وہ پورے سال نظر نہیں آتا۔ 12 ربیع الاول کو ہم جو کچھ کرتے ہیں اگرچہ وہ بھی دور صحابہ اور دور تابعین میں، جو ہماری تاریخ کے بہترین ادوار ہیں، نہیں ملتا۔ شاید ہم نے نصاریٰ کی دیکھا دیکھی یہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔ نصاریٰ بھی دسمبر کے مہینے اور خاص طور پر 25 دسمبر کو عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت منا کر پھر بھول جاتے ہیں کہ ان کی تعلیمات کیا تھیں اور انہوں نے زندگی گزارنے کا کیا طریقہ بتلایا تھا۔ آج نبی ﷺ کا لایا ہوا دین عملی طور پر اپنی مکمل صورت میں کہیں قائم نہیں ہے۔ اس کی کیفیت وہ ہے جو مولانا حالی نے یوں بیان فرمائی ہے ۔

وہ دیں جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

مقام فکر ہے کہ کیا ہم حضور ﷺ کا ربیع الاول میں ذکر خیر کر کے بری الذمہ ہو جائیں گے؟ ہمارے ہاں دیگر شخصیات کے ساتھ بھی یہی معاملہ روا رکھا جا رہا ہے۔ محرم آتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی ہماری تاریخ کا کوئی اہم کردار ہیں، حالانکہ حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں محرم کے علاوہ بھی ہمارے لیے ایک نمونہ عمل موجود ہے۔ اسی طرح ہم پاکستانیوں نے علامہ اقبال اور قائد کے ساتھ بھی اسی طرح کا رویہ اپنایا ہوا ہے۔ 9 نومبر کو اقبال کا کلام گا کر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اقبال سے تعلق کا حق ادا کر دیا ہے، حالانکہ اقبال نے جو پیغام دیا ہے، وہ انہوں نے قرآن مجید سے ہی اخذ کیا ہے، وہ زندگی میں ایک معمول کے طور پر ہمیں اپنانا چاہیے۔ قائد کے ساتھ بھی ہمارا معاملہ کوئی اچھا نہیں ہے۔ ان کا ذکر 25 دسمبر کو کر کے پھر پورے سال ہم ان کو بھولے ہوتے ہیں۔ اس سال 25 دسمبر اتوار کو آیا جو کہ چھٹی کا دن تھا۔ کم ہی لوگوں کو یاد رہا ہوگا کہ یہ دن ہم مسلمانان پاکستان کے ایک عظیم محسن کی پیدائش کا دن ہے۔

اب آیئے، اس راز کی طرف جس کا حال ہی میں انکشاف ہوا ہے اور دیکھتے ہیں کہ قائد کی اپنے اور انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کے ساتھ عقیدت کس درجے میں تھی۔ تحریک پاکستان سے جو لوگ واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ 1930ء میں قائداعظم ہندوؤں کے منفی رویے اور مسلمانوں کی بے حسی کے سبب دل برداشتہ ہو کر انگلستان چلے گئے تھے۔ علامہ اقبال نے ان کو ہندوستان واپس لانے کے لیے ان سے بات چیت کی، جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہوئے۔ مگر قائد کی ہندوستان واپسی کا اصل راز وہ تھا جو مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قائد نے انہیں ایک نشست میں بتایا تھا کہ وہ لندن کی خود اختیار کردہ جلاوطنی کو سرور کائنات ﷺ کے حکم پر ختم کر کے ہندوستان واپس آئے تھے، جو انہیں سرور کائنات ﷺ نے ایک خواب میں دیا تھا۔ اس خواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے قائد نے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم نہایت واضح تھا۔ آپ ﷺ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا تھا: ''محمد علی، واپس ہندوستان جاؤ اور وہاں کے مسلمانوں کی قیادت کرو'' قائد نے یہ خواب سنا کر تاکید کی تھی کہ اس واقعہ کا ذکر ان کی زندگی میں کسی سے نہ کیجیے۔ پھر قائداعظم جلاوطنی کو ختم کر کے واپس آئے، مسلم لیگ کے تن مردہ میں نئی روح پھونکی اور مطالبۂ پاکستان پر ڈٹ گئے اور

بالآخر پاکستان بن گیا۔ (ڈاکٹر صفدر محمود، جنگ 29 ستمبر 2011ء)

اس حکم کی تعمیل کے علاوہ قیام پاکستان کے اصل مقاصد سے قائد کس درجے آگاہ تھے، وہ ایک واقعے سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ قائداعظم کے معالج ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے ''بانیٔ پاکستان کے آخری کلمات'' کے عنوان سے اپنی ڈائری میں لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ قائد نے ان سے فرمایا: ''جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے۔ یہ مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہ کر سکتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافت راشدہ کا نمونہ بنائیں، تا کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔ پاکستان میں سب کچھ ہے۔ اس کے پہاڑوں، ریگستانوں اور میدانوں میں نباتات بھی ہیں اور معدنیات بھی۔ انہیں تسخیر کرنا پاکستانی قوم کا فرض ہے۔ قومیں نیک نیتی، دیانتداری، اچھے اعمال اور نظم وضبط سے بنتی ہیں اور اخلاقی برائیوں، منافقت، زر پرستی اور خود پسندی سے تباہ ہو جاتی ہیں''

(روزنامہ جنگ 11 ستمبر 1988ء)

اب ذرا ہم اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ ہم قائد کے ان تصورات سے کتنے واقف ہیں۔ ہمیں قائد کا صرف ظاہر نظر آتا ہے کہ وہ سوٹ پہنتے تھے۔ انگریزی بولتے تھے۔ (یاد رہے کہ قائد نے پاکستان بننے کے بعد شلوار قمیض اور اچکن کو بطور لباس مستقل طور پر اپنا لیا تھا۔) کچھ دانشوروں کے نزدیک وہ سیکولر خیالات کے حامل تھے۔ کیا رسول ﷺ سے ایسا والہانہ تعلق رکھنے والا شخص جو حضور ﷺ کے خواب میں دیے گئے حکم کی اس اخلاص کے ساتھ تعمیل کرتا ہے، غیر اسلامی خیالات کا علمبردار ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ آیئے عہد کرتے ہیں کہ سب مل جل کر پاکستان کو قائد کی خواہش کے مطابق خلافت راشدہ کی طرز پر ایک فلاحی اسلامی ریاست بنائیں گے۔

(ان شاء اللہ)

جمود کا شکار کون؟

عابد حسین

میں نے کئی بار بعض رفقاء کو یہ کہتے سنا ہے کہ تنظیم اسلامی میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی، یہ تو بالکل ڈھیلی ڈھالی سی جماعت ہے، نہ ملک میں اس کی کوئی مشہوری نہ نام و چرچا۔ اس میں تمام لوگ گم سم سے ہیں نہ اس کی قیادت کو کوئی جانتا ہے اور اس کا انقلابی طریقہ کار انتہائی صبر آزما ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم تنظیم اسلامی کے بارے میں اِس طرح کے خیالات کا اظہار کریں، ضروری ہے کہ ہم پہلے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ کہیں آیا جمود کا شکار تنظیم کی بجائے ہم رفقاء تو نہیں؟

آیئے، آج ہم ذرا اپنا جائزہ لیں۔ ہم نے امیر تنظیم اسلامی کے ہاتھ پر جو بیعت کی شکل میں عہد کیا تھا کہ ہم دین حق کی سربلندی کے لئے اپنے تن، من اور دھن کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے اور ایسا کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور ہم آخرت میں سُرخرو ہو جائیں۔ اب یہ عہد جو ہم نے امیر تنظیم کے ہاتھ پر کیا، وہ ان شرائط پر کیا تھا کہ ہم اپنے اوقات، جان اور مال سب کچھ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے کھپا دیں گے۔ اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر سوچئے کہ آپ نے کس حد تک اپنے اس عہد کو وفا کیا؟

''نظم'' نے کہا کہ درس قرآن ہے، اس میں آؤ، تو میں بادل ناخواستہ درس قرآن میں چلا گیا۔ پھر پیغام آیا کہ ہر ہفتہ اسرہ کا پروگرام ہے! یہ خبر ملتے ہی میرے دل نے کہا کہ تنظیم میں شامل ہو کر بھی ایک نئی مصیبت ہی مول لی۔ ابھی تنظیم کے صرف دو پروگراموں کے متعلق ہی میں نے اپنا حال دل بیان کیا ہے۔ آگے مقامی تنظیم کی سطح پر ماہانہ تربیت گاہ ہے، شب بیداری ہے، فہم دین پروگرام ہے، حلقہ کی سطح پر سہ ماہی تربیت گاہ ہے اور مرکز کی سطح پر ہفت روزہ مبتدی تربیت گاہ اور اس طرح روزانہ کی بنیاد پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ دعوتی سرگرمیوں کے لئے وقف کرنا اور اس کے علاوہ دیگر کئی پروگرام میں جو تنظیم اسلامی نے صرف ہماری ذاتی اصلاح اور تربیت کے لئے ترتیب دیئے ہیں، یہ پروگرام ایسے ہیں جن میں حصول علم کے ساتھ ساتھ تواضع کا اہتمام بھی ہوتا ہے اور کسی قسم کے خوف وخطر کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ ایسے پروگراموں میں شمولیت کے لئے دلچسپی ہم رفقاء میں جس حد تک پائی جاتی ہے، اس سے میں اور آپ سب اچھی طرح واقف ہیں۔

آج ہم تمام رفقاء اپنا محاسبہ کرلیں کہ تنظیم اسلامی میں شمولیت کے بعد ہمارے شب و روز میں بھی کوئی تبدیلی رونما ہوئی ہے یا وہی پرانی بھیڑ چال ہے ۔ خدارا! آج ہم اپنی روش بدل لیں۔ آج ہمارے لئے مہلت ہے۔ ہمیں اس مہلت سے فائدہ اٹھا لینا چاہیے۔ ذرا سوچئے، کل ہم آخرت میں اللہ کو کیا جواب دیں گے اس عہد کی بات بیعت کی صورت میں ہم میں سے ہر ایک نے کر رکھا ہے۔

1۔ ان تمام چیزوں کو ترک کر دوں گا جو اللہ رب العزت کو ناپسند ہیں۔

2۔ اور اس کی راہ میں مقدور بھر جہاد کروں گا۔

3۔ اقامت دین اور اس کے کلمہ کی سربلندی کے لئے اپنا مال، وقت اور جان بھی کھپاؤں گا۔

اب اگر ہمارا مقصد واقعی رضائے الٰہی کا حصول اور اُخروی نجات ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں تنظیم اسلامی میں جمود نظر نہ آئے بلکہ تنظیم اسلامی میں غلبۂ دین کے لئے حرکت ہو تو یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم رفقاء میں حرکت ہوگی۔ تنظیم اسلامی میں حرکت دیکھنے کے لئے لازم ہے کہ ہم رفقاء تنظیم اپنی ذات کو حرکت دیں اور اپنے جمود کو توڑیں، جمود تنظیم اسلامی میں نہیں، بلکہ جمود کا شکار ہم رفقاء ہیں۔ تنظیم ہم سے ہٹ کر کوئی الگ شے نہیں ۔ تنظیم اسلامی ہم رفقاء سے مل کر بنی ہے۔ آج اگر ہم حرکت میں ہیں تو تنظیم حرکت میں ہے، اور اگر ہم جمود کا شکار ہیں تو تنظیم جمود کا شکار ہے۔

آیئے، آج پھر ہم خدا کے حضور گڑگڑا کر توبہ کر لیں اور پھر غلبۂ دین کے عزم صمیم کی یاد تازہ کرلیں۔ جس طرح قطرہ قطرہ سے دریا بنتا ہے اسی طرح فرد سے افراد

بنتے ہیں اور افراد سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ آیئے، آج ہم یہ عہد کریں کہ ہم اپنی شعوری کوششوں سے تنظیمی فکر کو دعوت و تبلیغ کے ذریعے دوسروں تک پہنچائیں گے اور اقامت دین کی اس جدوجہد میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے، چاہے ہمیں اس میں اپنے، وقت، جان اور مال کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ جس طرح بانیٔ تنظیم اسلامی نے تقریباً چونتیس برس پہلے ایک پودا لگایا تھا اور آج وہ پودا تنظیم اسلامی کی صورت میں تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے اور آپ جیسے رفقاء کی صورت میں اس درخت پر پھل لگے ہوئے ہیں، اسی طرح اب ان پھلوں کو چاہیے کہ دوسری زمینوں پر بھی اپنا بیج بکھیریں، تاکہ تنظیم اسلامی کا یہ درخت باغ کی صورت اختیار کر سکے اور پھر یہ باغ اپنا ثمر نظام خلافت کی صورت میں پوری دنیا کو برآمد کر سکے۔

یاد رکھئے، یہ کام صرف وعدہ وعید سے ہونے والا نہیں۔ ہمیں غلبۂ دین کے لئے صحابہ کرامؓ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا چاہیے اور جو قرونِ اولیٰ کے لوگوں کے جتنے قریب ہو سکے وہ اتنا ہی بہتر ہے۔ جس طرح انہوں نے غلبۂ دین حق کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا تھا، آج ہمیں انہی کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم صحابہ کرامؓ والا مشن لے کر نکلے ہیں، تو ضروری ہے کہ ہم اپنا طرز زندگی بھی صحابہ کرامؓ کی طرح یکسر تبدیل کر لیں۔ کبھی ہم نے غور کیا، کہ جو کیفیت غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے صحابہ کرامؓ کی تھی، کیا اس کا عشر عشیر اور سوواں یا ہزارواں حصہ بھی ہم پر طاری ہوتا ہے؟ یہ بات افسوس کی ہے کہ ہم تنظیمی پروگراموں میں تساہل اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہم درس قرآن، اسرہ جات، ماہانہ تربیت گاہ، فہم دین اور دیگر کئی پروگرامز میں بلاضرورت غیر حاضر رہتے ہیں اور ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے دل میں ایک آگ بھڑک اُٹھے۔ زیادہ نہیں تو کم از کم اتنی آگ تو شعلہ زن ہونی چاہیے جتنی اپنے بچے کو بیمار دیکھ کر ہو جاتی ہے، اور ہمیں کھینچ کر ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہے۔ یا اتنی جتنی گھر میں غلہ نہ پا کر بھڑکتی ہے اور آدمی کو تگ و دو پر مجبور کرتی ہے اور چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ سینوں میں وہ جذبہ ہونا چاہیے، جو ہر وقت ہمیں اپنے نصب العین کی دُھن میں لگائے رکھے، دل و دماغ کو یکسو کر دے اور ہماری توجہات کو اس کام پر ایسا مرکوز کر دے کہ اگر ذاتی یا خانگی یا دوسرے دُنیوی معاملات بھی ہمیں اپنی طرف کھینچیں تو سخت ناگواری کے ساتھ ہم ان کی طرف کھنچیں۔ ہم سب رفقاء یہ کوشش کریں کہ اپنی ذات کے لئے قوت اور وقت کا کم سے کم حصہ صرف کریں اور ہماری زیادہ سے زیادہ جدوجہد اپنے مقصد حیات کے لئے ہو۔ جب تک ہم کوئی کام اس دلی جذبے کے ساتھ نہیں کریں گے اور ہمہ وقت اپنے آپ کو اس کام میں جھونک نہ دیں گے، محض زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلے گا۔

میں اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں ہر کام صرف اپنی خوشنودی کے لئے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اقامت دین کے اس کار خیر میں اپنی تمام تر مصروفیات سے بالاتر ہو کر تن، من اور دھن لگا دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس عظیم مشن کو ہمارے لئے رضائے الٰہی کا حصول اور توشۂ آخرت و اخروی فلاح کا ذریعہ بنا دے (آمین)

☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 23 سال، تعلیم بی اے آنرز (ایم فل جاری) کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ (آرمی سے منسلک نوجوان کو ترجیح دی جائے گی) برائے رابطہ: 0334-4361092

☆ لاہور میں رہائش پذیر راجپوت فیملی کو اپنی بیٹیوں، عمر بالترتیب 22 سال، 21 سال، تعلیم گریجویشن گرافک ڈیزائنگ، ایم ایس سی ریاضی کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکوں کے رشتے درکار ہیں۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ برائے رابطہ: 0321-4893436

☆ مغل فیملی کو اپنی دو بیٹیوں، تعلیم ایم ایس سی، عمر بالترتیب 25 سال، 23 سال کے لیے دینی مزاج کے حامل، پڑھے لکھے، برسرروزگار لڑکوں کے رشتے درکار ہیں۔ (لاہور، گوجرانوالہ کے رہائشی قابل ترجیح ہوں گے)

برائے رابطہ: 0333-4550837

خلافت فورم

☆ 1971ء میں پاکستان کی فوج نے دو ہفتے کے قلیل عرصہ میں ہتھیار ڈال دیے، کیا اِس جنگ کو طویل نہیں کیا جا سکتا تھا؟

☆ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے بنگالی متنفر ہوئے نتیجتاً بنگلہ دیش بنا۔ آج ہم امریکہ کے اتحادی بن کر قبائلی بھائیوں کو ناراض کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

☆ فوجی افسروں کے بنگالیوں پر مظالم اور عورتوں کی بے حرمتی کے واقعات میں صداقت ہے یا بھارتی اور مغربی میڈیا کا پروپیگنڈا؟

☆ سقوط ڈھاکہ کی ذمہ دار شخصیات کون کون سی تھیں؟

☆ کیا 1971ء کے انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کرتے ہوئے شیخ مجیب الرحمٰن کو اقتدار منتقل نہ کرنا پاکستان کی شکست و ریخت کا سبب بنا؟

☆ داخلی اور خارجی مسائل میں گھرا موجودہ پاکستان: کیا 40 سال قبل اور آج کے حالات و واقعات میں کوئی مماثلت ہے؟

☆ اندرا گاندھی کا نظریۂ پاکستان کو خلیج بنگال میں ڈبونے کا دعویٰ کس حد تک درست ہے؟

☆ کیا پاکستان اور بنگلہ دیش کا Merger یا کنفیڈریشن قائم ہو سکتی ہے؟

ان سوالات کے جواب تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ
www.tanzeem.org "خلافت فورم" میں دیکھیے

تجزیہ نگار : جناب قیوم نظامی (سابق وزیر مملکت)
جناب ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

میزبان : وسیم احمد

پروگرام کے بارے میں اپنی آراء و تجاویز media@tanzeem.org پر ای میل کریں

پیشکش: شعبہ سمع و بصر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

ہمارا حقِ آگہی

کتنی حقیقت، کتنا افسانہ

تحریر: نعیم صادق | ترجمہ: ذکی خالد

جب اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر ہیلری کلنٹن اور اس کی ''کمپنی بہادر'' کے دیگر طاقتور ممبران اترنے والے تھے، لگ بھگ اُسی وقت ایک امریکی شہری خاموشی سے اسٹیٹ بینک کے گورنر کا عہدہ سنبھال رہا تھا۔ ایک اور پاکستانی باشندے کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا کہ وہ اپنے ہی ملک میں پاکستان کا سفیر متعین ہوا۔ اِس سے ایک ہفتہ قبل گورنر سندھ نے جو خود ایک برطانوی شہری ہیں تمام یونیورسٹی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک برطانوی شہری کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری عطا کی، جو پاکستان کا موجودہ وزیر داخلہ ہے۔ ایم کیو ایم کا سربراہ ملکہ برطانیہ اور اس کی آل اولاد سے وفاداری کا حلف لیے ہوئے ہے جبکہ پاکستان کا آڈیٹر جنرل بذاتِ خود کینیڈا کے ایک شہری ہے۔ آئینی عہدوں پر فائز درجنوں ذمہ داران اور تقریباً 30 سے 40 فیصد ارکانِ پارلیمنٹ بیرونی قومیت کے حامل ہیں اور جن ممالک کے وہ شہری ہیں، وہ اُنہی کے وفادار ہیں۔ یہ آئینِ پاکستان کی دفعہ 63(1) کی کھلی خلاف ورزی ہے جو واضح طور پر یہ کہتی ہے کہ اُس شخص کو مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا جو پاکستانی قومیت کو چھوڑ دے یا جو کسی اور ملک کی قومیت اختیار کر لے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو بھارت میں اپنے برطانوی اہلکاروں کی تعیناتی میں 150 سال لگ گئے تھے، لیکن لگتا ہے کہ پاکستان میں تو نئے ملوکی نظام کو اِس سے بھی کم وقت درکار ہوگا۔

ایسے شواہد موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان پر گہرا اثر ورسوخ ڈالنے والے غیر ملکی افراد کی بھرتی کا نظام اور بھی وسیع تر، گہرا اور منظم ہے۔ یہ افراد کون ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں، یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔ اِن معلومات کو صیغۂ راز میں رکھنے کے لیے غیر معمولی حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ کسی شہری کے پاس اِن معلومات تک رسائی کا واحد قانونی راستہ صرف یہ ہے کہ وہ ''آزادیٔ اطلاعات'' کے قانون کے تحت اپیل درج کرے۔ اگرچہ اس قانون کا کانفرنسوں اور سیمیناروں میں بڑا چرچہ کیا جاتا ہے، مگر بدقسمتی سے اِس کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ متذکرہ افراد کے پاس بہترین صلاحیتیں موجود ہیں، جن سے وہ معلومات تک رسائی کے راستے میں بآسانی حائل ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مثالیں درج کی جاتی ہیں جن سے واضح ہوگا کہ کس طرح تمام حکومتی ادارے متحد ہو کر سچائی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور قوانین کو کوڑے دان میں پھینک دیتے ہیں۔

"Freedom of Information Ordinance 2002" کے تحت 12 ستمبر 2009ء کو میں نے اسلام آباد میں واقع وزارتِ اطلاعات کو درخواست بھیجی کہ وہ اُن تمام ارکانِ پارلیمنٹ کے ناموں کی فہرست فراہم کرے جو پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک کی قومیت، پاسپورٹ، گرین کارڈ یا مستقل شہریت رکھتے ہوں۔ جب چار ماہ تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو وفاقی محتسب سے رجوع کیا گیا، تاکہ وہ وزارتِ داخلہ سے وہ کام نکلوائے جو اُن کو 21 دن میں کر لینا چاہیے تھا۔ وفاقی محتسب کی مداخلت پر (خط نمبر HQR/0000854/10 بتاریخ 27-01-2010)، وزارت اطلاعات نے ایک قابلِ توجہ جواب ارسال کیا جس میں کہا گیا کہ ''اِس موضوع کا وزارت داخلہ سے تعلق نہیں اور اِس کا اندراج وزارتِ قانون، انصاف اور امورِ پارلیمنٹ میں ہوتا ہے۔'' تفصیلات فراہم نہ کرنے کے اِس سرکاری عمل کو ''انکار بذریعہ اعلانِ برأت'' بھی کہا جا سکتا ہے۔

مرے ہوئے FIO قانون کو میں نے دوبارہ جھنجھوڑا، اور اِس مرتبہ وزارتِ قانون، انصاف اور امورِ پارلیمنٹ کو کہا گیا کہ وہ ان ذمہ داران کی معلومات فراہم کرے جو دوہری قومیت رکھتے ہوں۔ وزارت کا جواب (F.23.35/2000-PA-Admn بتاریخ 27-04-2010) بہت سادہ تھا: ''متعلقہ معلومات موجود ہیں اور نہ ہی اِس وزارت کے ماتحت ہیں۔ ان کو دیگر تنظیموں سے حاصل کیا جا سکتا ہے جیسے کیبنٹ ڈویژن، قومی اسمبلی، سینیٹ، وغیرہ''۔ مجھ پر اب یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ دوہری قومیت والے ممبران کی اطلاعات کو خفیہ رکھنے کے لیے مجھے اِدھر اُدھر دوڑایا جا رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں اپنا وقت مزید کہیں ضائع کرتا، مئی 2010ء کو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اپنا مطالبہ بیک وقت پانچ اہم اداروں کے سامنے پیش کر دوں گا: قومی اسمبلی، وزارتِ امورِ خارجہ، سینیٹ، کیبنٹ ڈویژن اور سب سے اہم الیکشن کمیشن۔ توقع کے مطابق پانچوں محکموں سے خاموشی کے علاوہ کوئی جواب نہیں ملا۔ وفاقی محتسب سے دوبارہ درخواست کر کے مداخلت کرانی پڑی۔ اِس بار بھی جو جواب ملا، وہی تھا جو پہلے کہا جا چکا تھا: ''ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں اور یہ موضوع ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا''

بحیثیت فرد ہم بس یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں کوئی ایسا ادارہ یا محکمہ نہیں جو اِن ممبران کی تفصیلات جانتا ہو یا جو اطلاعات دینا چاہتا ہو۔ اِس لحاظ سے صرف ایک ہی قابل ذکر پیش رفت سامنے آئی جب قومی اسمبلی سے خط موصول ہوا (خط نمبر 8-1/2010-C&L بتاریخ 22-7-2010) اس میں درج تھا: ''جہاں تک CVs موجود ہیں، ان کے مطابق معزز ارکانِ پارلیمنٹ میں سے 259 افراد پاکستانی شہری ہیں۔'' ہونا تو یہ چاہیے کہ اِس خط کو عجائب گھر میں رکھا جائے، تاکہ لوگ دیکھ سکیں کہ ہماری پارلیمنٹ کو اِس بات کی تفتیش سے کوئی دلچسپی نہیں کہ بقیہ 83 ارکانِ پارلیمنٹ کن قومیتوں کے حامل ہیں اور یہ کہ جو 259 پاکستانی ہیں، وہ خالصتاً پاکستانی ہیں یا وہ بھی دوہری قومیت اپنائے ہوئے ہیں؟ بحیثیت پاکستانی کیا ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم اپنے حکمرانوں کی قومیت کے متعلق جان سکیں اور اس بات کو بھی جانچ سکیں کہ اخلاقی یا عسکری تصادم کی صورت میں وہ کس کا ساتھ دیں گے؟ پاکستان کا یا کسی اور ملک کا؟

(بشکریہ ''ایکسپریس ٹریبیون'')

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2011ء

مرتب: فرید اللہ مروت

سال 2011ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحہ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	فساد فی الارض کی اصل جڑ	صلاح الدین
2	انسانی اضطراب کا علاج؟	حیدر زمان صدیقی
3	اللہ تعالیٰ سے غداری	صلاح الدین
4	سنت اللہ کے نتائج	محمد قطب
5	تاریخ کا دھارا مڑ گیا	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری
6	ظہورِ نبویؐ اور نوید امن	مولانا ابوالکلام آزاد
7	انسانیت کی نجات رحمۃ للعالمینؐ کی پیروی میں ہے	مولانا عبدالستار خان
8	بے یقینی	ڈاکٹر اسرار احمد
9	امت کا تصور عام کیجئے!	خورشید احمد گیلانی
10	فہم قرآن کے ضمن میں اولین کام	سید ابوالاعلیٰ مودودی
11	فرد جرم سے بچیے	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ
12	فہم قرآن اور معرکہ اسلام وجاہلیت	سید ابوالاعلیٰ مودودی
13	ایمان کا سب سے بڑا منبع	ڈاکٹر اسرار احمد
14	اسلامی قانون کی اکتسابی تحدید	علامہ شمس الحق افغانی
15	دین کی فطری طاقت	سید قطب شہید
16	قرآن کی تکذیب حالی	ڈاکٹر اسرار احمد
17	ترقیِ معکوس	خورشید احمد گیلانی
18	وقت کی اہم ترین ضرورت	ڈاکٹر اسرار احمد
19	قرآنی فضا میں زندہ رہیے!	سید قطب شہید
20	تین نہیں صرف ایک آپشن	تنظیم اسلامی
21	باجماعت نماز: جماعتی نظم کا کامل نمونہ	مولانا ابوالکلام آزاد
22	ملامت ومخالفت سے بے پروائی	ڈاکٹر اسرار احمد
23	رعایا کے دکھ سکھ کی فکر	محمود احمد غضنفر
24	خصوصی منصب، خصوصی تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمد
25	رویۂ زندگی	سید ابوالاعلیٰ مودودی
26	معاشروں کی زندگی اور موت کا اٹل کلیہ	حدیث نبویؐ
27	صدائے توحید آزادی کا پیغام ہے	سید قطب شہید
28	اسلامی تہذیب	سید قطب شہید
29	وسعت نظریہ	سید قطب شہید
30	روزہ اور قرآن کی شفاعت	حدیث نبویؐ
31	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمد
32	روزہ: قوت ارادی کی تربیت	مولانا امین احسن اصلاحی
33	روزے کی حکمت اور ضرورت	مولانا صادق الاسلام
34	پھر بھی توبہ نہیں کرتے!	عبدالعزیز سلفی فلاحی
35	ایمان: ایک عظیم قوت	علامہ یوسف القرضاوی
36	دعوتِ انقلاب	مولانا ابوالکلام آزاد
37	توکل کا صحیح مفہوم	ڈاکٹر اسرار احمد
38	حکومت الٰہیہ کے باغی	مولانا ابوالکلام آزاد
39	شہادت حق کے تقاضے	سید عاصم علی
40	بنیادی سوالات	سید قطب شہید
41	آہ! ساری عمر ضائع کردی!	مولانا مفتی محمد شفیع
42	انسانی مشقت	سید قطب شہید
43	بڑا کام	سید ابوالاعلیٰ مودودی
44	تصور امانت	صلاح الدین
45	حضورﷺ پر ایمان لانے والوں کا نصب العین	ڈاکٹر اسرار احمد
46	صحیح اور پاکیزہ ذہنیت	سید ابوالاعلیٰ مودودی
47	بے ایمانی؟	سید ابوالاعلیٰ مودودی
48	طاغوت کی تبدیلی نہیں، نفی کیجئے	سید قطب شہید
49	''آج خدا تمہاری طرف ہے''	راشد شاز

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ التوبہ کی آیت 71 سے سورۃ ہود کی آیت 6 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئیں۔

''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر واشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	یارزندہ صحبت باقی (پاکستان کے اندرونی اور خارجی مسائل)
2	باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار (سلمان تاثیر کا قتل)
3	متبادل راستے (امریکہ کے علاوہ)
4	کراچی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب (کراچی کے حالات)
5	آج کا انسان
6	الیکٹرانک میڈیا کی آمریت
7	لبرل ازم کا لبادہ
8	ٹوٹتی ہوئی غلامی کی زنجیریں
9	سیاسی مفاہمت کی کہانی
10	سپر پاور کا اخلاقی زوال
11	شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات (ملکی حالات)

12 ریمنڈ ڈیوس پھر آئے گا!
13 آگ کے ستونوں کا مکین (پادری نے قرآن جلایا)
14 ڈ لک یوم التغابن (پاکستان اور بھارت کا کرکٹ سیمی فائنل)
15 جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے (ڈاکٹر صاحب کی وفات کا ایک سال)
16 پھر ڈرون حملہ
17 آزادیٔ نسواں کے علمبرداروں کا تعصب (پردے پر پابندی) — محبوب الحق عاجز
18 ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات! (عالمی یوم مزدور)
19 پاکستان کی آزادی اور خودمختاری؟ — حافظ عاکف سعید
20 خدارا، سچ بولئے! (اسامہ کے خلاف آپریشن کا ڈراما)
21 راکھ کا ڈھیر (ہمارے حکمران)
22 پس چہ باید کرد؟ (حکمرانوں کی بزدلی)
23 پاکستان میں فوجی آپریشنز کی تاریخ اور نتائج
24 گوبلز کے پیروکاروں کے نام! (افغانستان میں امریکی کھیل)
25 افواجِ پاکستان کے نام!
26 تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر اُستوار
27 امن چاہتے ہو تو جنگ کے لیے تیار رہو
28 نہ جا اس کے تحمل پہ کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
29 طالبان افغانستان کی خدمت میں چند گزارشات!
30 رمضان، قرآن اور پاکستان
31 عدلیہ حکومت محاذ آرائی
32 آزادی ری آزادی
33 11 اگست کی تقریر-سچ کیا ہے؟ (قائداعظم کی تقریر)
34 میاں محمد نواز شریف کے نام!
35 کراچی خون اگل رہا ہے
36 گھر کا بھیدی (ذوالفقار مرزا کے انکشافات)
37 قوم عاد کا نہیں، قوم یونس کا طرزِ عمل اپنائیے!
38 امریکہ چاند مانگے
39 امن کو موقع دو!
40 عدالتی دہشت گردی
41 ڈینگی کا صحیح اور مؤثر علاج
42 کیا سرمایہ داری کا سفینہ ڈوبنے والا ہے؟
43 عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی (دینِ اسلام کی خصوصیات)
44 تبدیلی کی ہوا؟ (ملکی سیاست) — حافظ عاکف سعید
45 پسندیدہ ترین ملک؟ — حافظ عاکف سعید
46 کیا اب بھی سجدۂ سہو کا وقت نہیں آیا — حافظ عاکف سعید
47 نئی پالیسی
48 16 دسمبر 1971ء سے 16 دسمبر 2011ء تک کا سفر
49 ہاتھیوں کی جنگ

بیابہ مجلس اسرار

اس عنوان کے تحت بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کی کتابوں سے منتخب اقتباسات شامل اشاعت ہوئے۔

1 تقویٰ اور اسلام؟
2 انسان مالک نہیں، امین ہے
3 قرآن کو اپنے باطن میں اتارو
4 پاکستان: قیامِ خلافت کا نقطۂ آغاز بنے گا۔ (ان شاءاللہ)

5 انقلابِ نبویؐ کا دیگر انقلابات سے تقابل
6 تکمیل وختم نبوت کا منطقی تقاضا
7 نفس پرستی اور شیطانی ترغیبات
9 رسول اللہ ﷺ کے لیے اظہارِ دین حق کیوں ضروری تھا؟
11 دین اور مذہب؟
13 نظامِ خلافت کا پہلا تقاضا
15 مکمل سماجی اور قانونی مساوات
16 نمازِ جمعہ-رہ گئی رسمِ اذاں......
19 لاحاصل احتجاجی مظاہرے
21 نظامِ خلافت: آزادی اور پابندی کا حسین امتزاج
23 حقیقتِ موت
26 زکوٰۃ کی کامل تنفیذ
27 انقلابی تربیت کا نبویؐ منہاج
29 عذابِ الٰہی
34 اہل ایمان کے اتحاد کی بنیاد: کتاب اللہ
35 نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اُسوہ
36 مخالفت ومجاہدہ نفس بذریعہ عبادات بالخصوص قیام اللیل وتہجد
38 قرآن مجید کا طرزِ استدلال
39 نظامِ حق کے قیام کے مخالف طبقے
41 نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو!
42 شیطان کے ہتھکنڈے
44 شہرِ زندگی کا شاہ درہ
45 فیصلہ کیجئے!
47 اِتباع
48 ہماری حالتِ زار

منبر و محراب

’’منبر و محراب‘‘ ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2011ء کے دوران شائع ہونے والے اِن خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 شہادت حسین ؓ کا اصل سبق
2 گستاخِ رسول کی سزا
3 منافقت اور اس کی پہچان
4 سچے اہل ایمان اور ان کی جزا
5 منافقت کے مظاہر اور جہاد کا حکم
6 ثعلبہ کا قصہ اور مسلمانانِ پاکستان
7 اہل ایمان سے تمسخر واستہزاء
8 رسول اللہ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے مظاہر
9 سچا اُمتی کون؟
10 آج کی امت مسلمہ
11 توبہ کی فضیلت اور رحمت الٰہیہ کی وسعت
12 سابقہ اقوام کا انکارِ رسالت
13 ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات
14 قرآن مجید کی بے حرمتی: مسلمانوں کی رسوائی کا مظہر
15 سمجھدار اور دور اندیش کون؟
17 ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دینی وقرآنی خدمات

18 اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہلِ ایمان کا معاہدہ
19 جنت کی بشارت کن لوگوں کے لیے ہے؟
20 ایبٹ آباد آپریشن اور ہمارا طرزِ عمل
21 کفار سے دوستی اور اس کی سزا
23 مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ
24 عظمتِ قرآن: حدیثِ نبویؐ کی روشنی میں
25 اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سود کو چھوڑ دو
28 تصورِ خلافت کے احیاء کی ضرورت
29 تصورِ خلافت کے احیاء کی ضرورت(ii)
30 خلافت: حقیقی عادلانہ نظام
31 نظامِ خلافت کی روحانی برکات
32 رمضان المبارک اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں
33 رمضان المبارک اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں(ii)
34 بنی اسرائیل پر عذابِ الٰہی کے کوڑے اور ملتِ اسلامیہ پاکستان
35 بنی اسرائیل پر عذابِ الٰہی کے کوڑے اور ملتِ اسلامیہ پاکستان(ii)
36 ہیں آج کیوں ذلیل؟
38 افغانستان پر امریکی یلغار: کیا کھویا، کیا پایا؟
39 افغانستان پر امریکی یلغار: کیا کھویا، کیا پایا؟(ii)
40 اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم اصول
41 ممتاز قادری کیس کا غیر اسلامی فیصلہ
42 اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم اصول(ii)
43 عید الاضحیٰ اور روحِ قربانی
44 توبہ کی پکار
45 تبدیلی کا راستہ: انتخابی، عسکری یا کوئی اور؟
46 تبدیلی کا راستہ: انتخابی، عسکری یا کوئی اور؟(ii)
47 بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ
48 سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات

تذکرۂ سیرت خیر الانام ﷺ

6 فلسفۂ دین میں نبوت و رسالت کا مقام
7 حیاتِ انسانی کے پانچ ادوار اور ایجاد و ابداعِ عالم
8 امتحانِ زندگی اور معرکۂ خیر و شر
9 انبیاء کرام کی بنیادی ذمہ داری: انذار و تبشیر
10 شہادت علی الناس: امتِ مسلمہ کا فرضِ منصبی
11 آنحضور ﷺ پر نبوت اور رسالت کی تکمیل
12 اتمام و اکمالِ نبوتِ محمدیؐ اور آپؐ کا مقصدِ بعثت
13 نبی اکرم ﷺ پر تکمیلِ نبوت و رسالت کے مظاہر
15 خاتم النبیین ﷺ کا مشن اور اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری
16 انسانی تاریخ کا عظیم ترین انقلاب
17 انقلابی جدوجہد کے مراحل
18 جماعت سازی کے لوازم
19 فردی تبدیلی کے لیے قرآن حکیم کا پروگرام
20 فردی تبدیلی کے لیے قرآن حکیم کا پروگرام(ii)
21 فردی تبدیلی کے لیے قرآن حکیم کا پروگرام(iii)
22 جماعت سازی کی مسنون بنیاد: بیعت
23 ایمان کے ضمن میں ایک بہت بڑا مغالطہ
24 نبی اور رسول کے مابین نسبت
25 انقلابِ نبویؐ میں معجزوں کا عمل دخل نہیں!
26 انقلابِ نبویؐ کا اساسی منہاج
27 تصادم کا آغاز انقلابی کرتے ہیں
28 باطل سے تصادم کا مرحلۂ اول
29 تصادم کا مرحلۂ اول: صبرِ محض
30 صبرِ محض اور اس کی حکمت
31 حضور اکرم ﷺ کا سفرِ طائف
32 اسلام کی کرنیں مدینہ منورہ میں
33 رسول ﷺ کی مدینہ ہجرت اور ابتدائی اقدامات
34 غزوۂ بدر: مسلح کشمکش کا آغاز
35 غزوۂ بدر: مسلح کشمکش کا آغاز(ii)
36 غزوۂ احد
37 غزوۂ احزاب
38 معاہدہ صلح حدیبیہ
39 صلح حدیبیہ کی شرائط اور صحابہ کرام ؓ کا اضطراب
40 صلح حدیبیہ کے اثرات و نتائج
41 فتح مکہ اور اس کا پس منظر
42 شرک کے مکمل قلع قمع کا آخری اقدام
44 بیرونِ عرب دعوتِ اسلام اور سلاطین کا ردِعمل
45 غزوۂ تبوک: اہلِ ایمان کا سخت ترین امتحان
46 قیامِ خلافت کے ضمن میں غور طلب سوال!

کالم آف دی ویک

ممتاز روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست جو ہر ہفتے شائع ہوتے رہے۔

1 دہن میں زباں تمہارے لیے، بدن میں ہے جاں تمہارے لیے — سابق جسٹس نذیر احمد غازی
2 دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو — سابق جسٹس نذیر احمد غازی
3 امریکی مفادات کی جنگ سے باہر نکل آئیں — (ندائے ملت کا اداریہ)
4 قانونِ ناموسِ رسالت — انصار عباسی
5 سب کہہ دو — مریم گیلانی
6 فاشسٹ، شدت پسند — اوریا مقبول جان
7 روشن خیال نازی — اوریا مقبول جان
8 عاشق وہ بھی تھے، عاشق ہم بھی ہیں — مولانا محمد اسلم شیخوپوری
10 پاکستان میں سی آئی اے کی سرگرمیاں — پروفیسر شمیم اختر
11 نہ اللہ کی، نہ عوام کی — اوریا مقبول جان
12 تیرے رب کی پکڑ شدید ہے — عامرہ احسان
13 تاریخ خود کو دہرانے جا رہی ہے — مولانا زاہد الراشدی
14 سب دعائیں بے اثر، سب اشک بے توقیر ہیں — اوریا مقبول جان
15 حکمرانو! خدارا یہ ظلم نہ کرو — ڈاکٹر صفدر محمود
16 کسی قوم کا جب الٹتا ہے دفتر — اوریا مقبول جان
17 شکریہ انکل سام! — حافظ شفیق الرحمٰن
18 شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے — پروفیسر محمد یعقوب شاہق
19 وہ شہید ہے — عباس اطہر
21 نکلنے کا راستہ — عامرہ احسان
22 نظریہ ہی صاحبِ نظر بناتا ہے — ڈاکٹر اجمل نیازی
24 جنگل کی زندگی سے پرے — جاوید چودھری

25	ایک لاکھ نو مسلم گورے	اوریا مقبول جان
26	اوباما کا افغانستان سے انخلاء	نوائے وقت
27	کائنات کی سب سے بڑی سچائی	مولانا اسلم شیخوپوری
28	خودفریبی	محمد سلیم قریشی
30	ابھی تو آغاز ہے!	اوریا مقبول جان
31	سعادت حسن منٹو کے اینگلو انڈین پاگل	اوریا مقبول جان
32	بے حیائی کی لعنت	ڈاکٹر جاوید اقبال
33	ہیلی کاپٹر کی تباہی نے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا	امجد چودھری
34	ابہام وانتشار پھیلانے والے	ڈاکٹر صفدر محمود
35	ستائیسویں رمضان اور پاکستان	ڈاکٹر صفدر محمود
36	خوداحتسابی	انصار عباسی
37	عذاب یا آزمائش؟	اوریا مقبول جان
38	یورپ کا سیکولرازم مسلم خاتون سے خوفزدہ کیوں؟	طارق محمود
39	امریکی دھمکیاں......ایسے یاروں سے دوریاں بہتر	پروفیسر خباب احمد خان
40	امریکی سازشوں سے برباد ہونے والے ممالک	سکندر وقاص بٹ
41	یہ بھی ایک جنگ ہے	غلام اکبر
42	اسلام کو مٹانے والے خود ہی مٹتے جاتے ہیں	پروفیسر خباب احمد خان
44	اللہ کی چال	عامرہ احسان
45	ایک اور بل کی منظوری......جگنوؤں کو راستہ تو یاد ہونا چاہیے	پروفیسر خباب احمد خان
46	نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن	اوریا مقبول جان
47	خاک نشینوں کا خون کیا ہوا؟	مولانا سید عدنان کاکاخیل
48	ہم نے خودشاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس	اوریا مقبول جان

سیرت النبی ﷺ

4	دنیا کے محسن حقیقی۔محمد رسول اللہ ﷺ	شاہ وارث
14	سیرت خیرالانام کانفرنس	
19	معلم انسانیت ﷺ کا علمی انقلاب اور اس کے عالمی اثرات	حافظ شعیب احمد
21	غزوۂ تبوک اور ناموافق حالات	حافظ محمد مشتاق ربانی
23	غزوۂ احزاب	حافظ مشتاق ربانی
24	نبی اکرم ﷺ بحیثیت معلم اور ہمارا نظام تعلیم	ڈاکٹر ابصار احمد

سیرت وسوانح

1	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	عبدالرشید عراقی
15	ڈاکٹر اسرار احمدؒ......ایک مردآہن	شجاع الدین شیخ
16	میرے ابی جان!	امت الحی
17	فضائل خلفائے راشدینؓ	سید منصور علی بخاری
26	ذوالقرنین: ایک تاریخ ساز شخصیت	حافظ محمد مشتاق ربانی
	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	فرید اللہ مروت
32	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کچھ یادیں کچھ باتیں	عبدالقیوم فہمید
39	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور نوجوان نسل	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ
49	حضرت شیخ الہندؒ کی دعوت اور اُس کی انقلابی جہت	حافظ عاکف سعید

حالات حاضرہ

1	تحفظ ناموس رسالت......تمام مکاتب فکر کا اتحاد	مولانا محمد الیاس گھمن
	جب گیدڑ شہر کا رخ کرتا ہے	محمد فہیم
3	اور اللہ نے بدلہ لے لیا	انجینئر فیضان حسن
5	چنبیلی انقلاب	محمد عاصم حفیظ
6	ان کے بس کا روگ نہیں	عبدالرحمٰن اثری
7	محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ”صدائے انقلاب“	ضمیر اختر خان
8	کیا انہوں نے ”یوم اوباشی“ منایا؟	شاہ اسلم مہدی فاروقی
9	تحفظ ناموس رسالت اور تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ	ضمیر اختر خان
10	مفاہمت کی سیاست	محمد سمیع
	جذبہ کبھی پابند سلاسل نہیں ہوتا	حافظ محمد سلیمان نیر
11	انقلاب یا سراب؟	اہلیہ انصار احمد
12	ریمنڈ ڈیوس کی اسیری اور رہائی کا قصہ	ابوالحسن
	ملک میں 70 فیصد خوشحالی کا مژدہ	امجد رسول امجد
	زلزلہ: بندوں کو انتباہ	عبداللہ برنی
13	قرارداد پاکستان سے قرارداد مقاصد تک	ضمیر اختر خان
14	اے اہل کلیسا! تم اس کتاب کو جلاتے ہو!	حافظ محمد مشتاق ربانی
17	پردہ اور مغربی ممالک	حافظ محمد صفدر ساجد
	اندرونی خطرات ٹلتے کیوں نہیں	محمد سمیع
	جہاد افغانستان: وارثان منبر ومحراب ہوش کیجئے!	یعقوب عمر
18	ایک کڑوا سچ	محبوب الحق عاجز
20	ہم کب جاگیں گے؟	ایم آئی ایچ اصلاحی
23	پاکستان کے دفاعی نظام پر حملے، ہدف کیا ہے؟	مرزا ندیم بیگ
24	سانحہ خروٹ آباد، لاقانونیت اور بربریت کی انتہا	مرزا ندیم بیگ
25	دیوار کیا گری مرے خستہ مکان کی	محمد سمیع
26	ایف آئی آر کاٹی جا چکی!	بلال ابن حفیظ
30	کشکول بردار قوم	تورا کینہ قاضی
31	ڈرون حملے اور حکمرانوں کا طرز عمل	محمد سمیع
33	پاکستان کی موجودہ صورتحال اور قومی لائحہ عمل	ظہور الحسن قادری
36	مشتری ہوشیار باش	محمد سمیع
	آئیے، پاکستان کو مسجد بنائیں!	ضمیر اختر خان
37	کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟	محمد سمیع
39	امریکہ کا ہدف: پاک افواج اور دینی مدارس	ضمیر اختر خان
40	حقانی نیٹ ورک کا شوشہ اور امریکی دباؤ	محمد فہیم
	کرسی! کرسی! کرسی!	تورا کینہ قاضی
41	دہریے اور مرتدین اب منظر عام پر!	ذکی خالد
42	جہاں نو ہو رہا ہے پیدا	محبوب الحق عاجز
43	ہے ایسی تجارت میں ”پاکستان“ کا خسارا!	ضمیر اختر خان
45	مشاورت کا ڈھونگ	مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی
46	مہمند ایجنسی پر نیٹو حملہ	انجینئر مختار فاروقی
48	ایمان اور انسانیت کے قاتل قانون سے بالاتر کیوں؟	رفیق چودھری
	گردنیں کاٹ بھی دو گے تو لہو بولے گا؟	انجینئر فیضان حسن

دین متین

2	دعا جو رحمتوں کے دریچے کھول دیتی ہے	نادیہ ناز غوری
3	قرآن حکیم: خیر مجسم	حافظ مشتاق ربانی
7	دوڑو اللہ کی طرف!	شاہ وارث
8	جان مسلم کا احترام	ڈاکٹر محمد طیب خان سنگھانوی
10	زبان کی پھسلن	عتیق الرحمٰن صدیقی
24	نماز پنجگانہ کی فرضیت واہمیت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

صفحہ	عنوان	مصنف
28	ماہ شعبان المعظم اور شب برأت کی حقیقت	فرید اللہ مروت
30	قرآن حکیم سیکھنے کے لیے محنت ومشقت کی ضرورت	حافظ محمد مشتاق ربانی
31	رمضان کی تیاری: لائحہ عمل	ضمیر اختر خان
32	رمضان المبارک	حافظ محمد مشتاق ربانی
33	میرا آخری رمضان	شاہ وارث
	روزہ: کلام اقبال کی روشنی میں	حافظ محمد مشتاق ربانی
34	ماہ رمضان اور اس کا آخری عشرہ	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟	شاہ وارث
	صدقۂ فطر کے احکام وفضائل	حافظ محمد زاہد
38	وہن، ضعف اور استکانت	حافظ محمد مشتاق ربانی
	حصول علم: فریضۂ مسلم	سید افتخار احمد
39	آل فرعون پر آنے والی آفات اور اہل پاکستان	حافظ محمد مشتاق ربانی
42	حج کے اخلاقی ومعاشرتی، روحانی اور تربیتی پہلو	شیخ عمر فاروق
43	عید قربان اور اُسوۂ ابراہیمی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

فکر ونظر

صفحہ	عنوان	مصنف
2	شانِ اقدس میں گستاخی - جرم عظیم	عتیق الرحمٰن صدیقی
	جمہوریت نہیں، خلافت!	ضمیر اختر خان
4	مسلمانوں کے ساتھ مغرب کا رویہ	ضمیر اختر خان
	ایک محاذ یہ بھی ہے!	مسز خالد
5	دہشت گردی کا مسئلہ	حسان عارف
6	اصطلاحات کی جنگ اور ہمارے ذرائع ابلاغ	کامران زاہد
	کوڑا پھینکنے والی عورت اور ناموس رسالت کا قانون	میجر (ر) محمد اکرام
15	موجودہ تشویشناک ملکی حالات میں علمائے حق کا فریضہ	مولانا الطاف الرحمٰن بنوی
19	محنت کشوں کے اسلامی حقوق	نعیم اختر عدنان
22	طاغوت کی حقیقت	مولانا حمید حسین
25	موجودہ جمہوریت یا حقیقی انقلاب؟	لیفٹیننٹ جنرل (ر) شاہد عزیز
27	دورِ جدید کے تین بت	ضمیر اختر خان
32	اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام	خورشید انجم
34	رمضان، قرآن اور پاکستان	محمد سمیع
35	اسلام کی نشاۃ ثانیہ...... کرنے کا اصل کام	ضمیر اختر خان
	جناب وزیراعظم! ریکارڈ درست کیجئے	ڈاکٹر محمد عمر فاروق
36	تشکیل پاکستان اور قائداعظم کا نعرۂ خلافت	محبوب الحق عاجز
37	تشکیل پاکستان اور قائداعظم کا نعرۂ خلافت (ii)	محبوب الحق عاجز
	اقبال اور قادیانیت	وقاص احمد
41	اقامت دین کی جدوجہد اور اپنا گھر	مسرت وسیم
42	اسلام، ایک مکمل ضابطۂ حیات	راحیل گوہر
44	''امید بنو، تعمیر کرو، سب مل کر پاکستان کی''	حافظ عاکف سعید
45	عدم مساوات اور اسلام	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
47	کیا پاکستان سردار پٹیل کی دین ہے؟	(حکیم ظل الرحمٰن، دہلی، ایوب بیگ مرزا)
48	مساجد میں مترجم قرآنی نسخے اور ہماری ذمہ داری	حافظ محمد مشتاق ربانی
	کرسمس کی حقیقت	عبدالوارث

تنظیم وتحریک

صفحہ	عنوان	مصنف
44	الحمدللہ! الحمدللہ! الحمدللہ!	انجینئر نوید احمد
	رفیق تنظیم اور فکری رسوخ	اویس پاشا قرنی
	تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت، نظریات اور طریق کار، ایک جائزہ	ابو اکرام
	کارکنوں کے لیے مختصر اور جامع لائحہ عمل	علی رضا
	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام...... رفقائے تنظیم کے نام	حافظ عاکف سعید
47	ناظمہ علیا تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا پیغام، رفقائے تنظیم اسلامی کے نام	
49	جمود کا شکار کون؟	عابد حسین

متفرق مضامین

صفحہ	عنوان	مصنف
1	مساجد کا عاشق	وسیم احمد
2	رجوع الی اللہ	محمد نذیر یٰسین
3	ایک ہی صف میں کھڑے با اختیار طبقات	نعیم اختر عدنان
7	اشرف العلماء مولانا عبدالرحمٰن اشرفی کی رحلت	پروفیسر رشید احمد گنگوہی
10	تادم آخر دمے غافل نہ باش	شاہ وارث
11	سراپا رشک غم ہو کر میں پاکستان آیا تھا	حافظ محمد صفدر ساجد
	ہماری خوشی اور غمی	مسز خالد
15	بارالٰہا! بارالٰہا!	محمد سمیع
16	پرسکون زندگی کا تصور	فرحان احمد
	تلاشنا ہے اسی وطن کو اساس تھی جس کی لا الٰہ	تسنیم ظفر
	احتجاج...... احتجاج......؟	اہلیہ انصار احمد
18	تمام مسائل میں سہولت وآسانی	ضمیر اختر خان
	ایک عالم دین کی بذلہ سنجی	شاہد حفیظ
20	حقیقت یا فسانہ، کچھ تو ہے!	عتیق الرحمٰن صدیقی
	بھارتی سفیر کی نئی دہلی ارسال کردہ رپورٹ	خالد بیگ
21	کیا یہی مسلمانی ہے؟	خادم انصاری
22	ایک سالہ قرآن فہمی کورس	ڈاکٹر بدر الیاس کامل
	اسلام کی قیمت بیس پنس	عبدالقیوم تبسم
	کیا ہمارے دل اب بھی نہ جھکیں گے؟	اہلیہ انصار احمد
23	مثبت کام کی بنیاد تو ڈال دو!	شاہد حفیظ
29	ارض وطن کا نوحہ اور آخری پیغام	سید عمر فاروق شاہ
	دینی مدارس کی اہمیت اور عصری تعلیم	عتیق الرحمٰن صدیقی
	کتبِ عشق	وقاص قائم
33	روحانی خاندان	ڈاکٹر الیاس احمد
35	بچوں کو مارے نہیں، پیار سے پڑھائیں	حافظ مفتی عبدالغفور
	اولاد کی تربیت وکردار سازی	مولانا اسعد دیوبندی
	شیطان کی وسوسہ اندازی	شاہ وارث
37	اے اللہ! میں نے تجھے تیرے مظاہر میں پالیا!	ربیعہ ندرت
38	قادیانی کے لیے دعائے مغفرت؟	شاہد حمید
41	تحفظ ناموس رسالت کا واحد ضامن: غلبۂ دین	ضمیر اختر خان
	بچاؤ کی ڈھال صرف اسلام اور غلبۂ حق ہے	نعیم صدیقی
43	ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا	عظمت علی رحمانی
	مرض اور علاج	مسز کلثوم شبیر
	رجوع الی اللہ - واحد راستہ	محمد سمیع
	ارتھ 2100ء	سید اسد عباس تقوی
	حرمین میں قادیانیوں کا حج!	نجم الحسن عارف
44	انداز گفتگو اور بدگمانی کا زہر	شاہ وارث
45	بے بسی اور بے حسی	ذیشان دانش خان
49	قائداعظم کی زندگی کا ایک اہم راز	ضمیر اختر خان

	ہمارا حق آ گہی: کتنی حقیقت کتنا فسانہ؟	نعیم صادق

انٹرویو

3	امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کا روزنامہ نوائے وقت اور ایکسپریس کو دیا گیا انٹرویو	وسیم احمد

روودادیں

5	گستاخ رسول کی سزا موت کیوں؟ (سیمینار)	وسیم احمد
9	''دہشت گردی کے خلاف جنگ اور پس پردہ حقائق''	تنظیم اسلامی آزاد کشمیر
13	ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآنی، دینی اور ملی خدمات (سیمینار)	محبوب الحق عاجز
14	ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآنی، دینی اور ملی خدمات (ii)	محبوب الحق عاجز
15	''پاکستان کے مسائل کا حل: موجودہ جمہوریت یا حقیقی انقلاب؟'' (سیمینار)	عبدالرؤف
21	حرمت قرآن سیمینار	وسیم احمد
28	احیائے خلافت سیمینار	وسیم احمد
45	''ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو'' (سالانہ جلسہ کے تاثرات)	وسیم احمد
46	''تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع'' مفصل روداد	محبوب الحق عاجز
	''آ ؤ سجدے میں گریں، لوح جبیں تازہ کریں'' (سالانہ اجتماع کے حوالے سے مشاہدات وتاثرات)	نادر عزیز

تبصرۂ کتب

سال کے دوران درج ذیل کتب ورسائل پر تبصرے شائع ہوئے۔

	نام کتب	مصنف/مدیر	تبصرہ نگار
1	آٹھ خطابات جمعہ کے کتابچے	حافظ عاکف سعید	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
21	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	پیر محمد امین الحسنات شاہ	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
22	ظہور مہدی (جدید ایڈیشن 2011ء)	ابوعبداللہ آصف مجید نقشبندی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
24	أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	رشید اللہ یعقوب	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
28	ماہنامہ حکمت بالغہ جھنگ (حقوق نسواں نمبر)	انجینئر مختار فاروقی	محبوب الحق عاجز
36	قرآن حکیم کے تیس پاروں کے اہم مضامین	(ڈاکٹر اسرار احمد)	حافظ محمد زبیر
	قرآن فہمی کے اصول	مولانا عبدالغفار حسن	حافظ محمد زبیر
	نماز باجماعت کی اہمیت	پروفیسر فضل الٰہی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

1	تنظیم اسلامی میر پور کی ''توبہ کی پکار'' مہم	سید محمد آزاد
2	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام ناموس رسالت ریلی	ناصر انیس خان
	تنا ظیم اسلامی ہارون آباد کی ماہانہ شب بیداری	محمد رضوان عزمی
	جوہر آباد میں ایک روزہ دعوتی پروگرام	غلام رسول
3	اسرہ حاصل پور کا ماہانہ اجتماع	محمد رضوان عزمی
4	تنظیم اسلامی اسرہ ملتان کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	محمد فیصل قریشی
	تنظیم اسلامی فورٹ عباس: سودی معیشت کے خلاف آگاہی ریلی	جی ایم چودھری
6	حلقہ پوٹھوہار گوجر خان کے زیر اہتمام تعارفی اجتماع	رفیق تنظیم
7	حلقہ پنجاب شرقی عارف والا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	تنظیم اسلامی شاہدرہ رفیروز والا کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
8	ماہ جنوری کے دوران امیر حلقہ جنوبی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں	شوکت حسین انصاری
10	اسرہ چکوال کے تحت درس قرآن	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی میر پور کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	غلام سلطان
11	سرگودھا میں تحفظ ناموس رسالتؐ کانفرنس	رفیق تنظیم
	ماہ جنوری کے دوران حلقہ جنوبی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں	شوکت حسین
	حلقہ آزاد کشمیر کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کے حوالے سے سیمینار	رفیق تنظیم
12	بھیرہ کی تاریخی مسجد میں ناظم دعوت وتربیت کا خطاب جمعہ	رفیق تنظیم
	حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام ڈرون حملوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	وسیم احمد
	تنظیم اسلامی بھارہ کہو کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	رفیق تنظیم
14	میر پور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	غلام سلطان
15	تنظیم اسلامی سیالکوٹ جنوبی کے زیر اہتمام شب بیداری	رفیق تنظیم
	حلقہ بہاولنگر کی جانب سے ڈرون حملوں کے خلاف ریلی	ثاقب وسیم
16	ہارون آباد کے زیر اہتمام ڈرون حملوں کے خلاف احتجاجی ریلی	رفیق تنظیم
	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام ڈرون حملوں کے خلاف ریلی	رفیق تنظیم
17	ناظم حلقہ پوٹھوہار کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
18	امیر تنظیم اسلامی کا حلقہ سرگودھا کا تنظیمی دورہ	پروفیسر خلیل الرحمٰن
	فیروز والا رشاہدرہ کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	نعیم اختر عدنان
19	حلقہ خواتین وہاڑی کے زیر اہتمام دروس قرآن	اُم حسان
20	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی چشتیاں: ڈرون حملوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	رفیق تنظیم
	تونسہ شریف میں اسرے کا قیام	شوکت حسین انصاری
21	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا خصوصی اجتماع	سمیہ ارشد
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	رفیق تنظیم
22	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام شب بیداری	شوکت حسین انصاری
	حلقہ بہاولنگر وبہاولپور کے زیر اہتمام 10 روزہ فہم قرآن وسنت کورس	محمد عمر دراز قریشی
23	ساہیوال: تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی نائب ناظمہ کا خصوصی خطاب	اہلیہ عبداللہ سلیم
	سیالکوٹ: حلقہ خواتین کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ پر خصوصی پروگرام	رفیقہ تنظیم
	امریکی ڈرون حملوں کے خلاف حلقہ لاہور کا مظاہرہ اور واک	محمد یونس
24	چوہنگ (مانووال) میں حلقہ لاہور کا ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	محمد یونس
25	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ حلقہ فیصل آباد	رفیق تنظیم
26	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی اجتماع	اویس مقصود
	بہاولپور کے زیر اہتمام ایک روزہ فہم دین پروگرام	محمد ارسلان خان
	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	رفیق تنظیم
27	تنظیم جاتلاں آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن	ناظم حسین
	امیر حلقہ پنجاب شرقی کے منفرد اسرہ جات کے تعارفی دورے	رفیق تنظیم
	ماہ مئی کے دوران ناظم حلقہ پنجاب پوٹھوہار کی دعوتی مصروفیات	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی نیوملتان کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری	شوکت حسین انصاری
	حلقہ پنجاب شرقی عارف والا کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
28	حلقہ سرگودھا کا ایک روزہ دعوتی پروگرام	حافظ محمد زین العابدین
	حلقہ لاہور کا ایک روزہ دعوتی پروگرام	مدثر اقبال
	ہارون آباد تنا ظیم کا ماہانہ تربیتی اجتماع	رانا محمد عرفان
29	امیر تنظیم اسلامی کی حلقہ لاہور کے رفقاء سے ملاقات	محمد یونس
	تنظیم اسلامی چشتیاں کے زیر اہتمام فہم قرآن کورس کا انعقاد	محمد جاوید اقبال
	گوجر خان: ڈرون حملوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	رفیق تنظیم
	حلقہ لاہور کا ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	مدثر اقبال
30	ماہ جون میں ناظم حلقہ پنجاب پوٹھوہار کی مصروفیات	رفیق تنظیم
33	تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	نذیر احمد
	حلقہ پنجاب شرقی عارف والا کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم

هارون آباد تنظیم کا ماہانہ تربیتی اجتماع — محمد عرفان
34 میر پور آزاد کشمیر میں تکمیل دورۂ ترجمۃ القرآن پروگرام — اکسیرہ خانم
حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام حویلی لکھا میں مبتدی تربیتی کورس — رفیق تنظیم
37 جہلم میں ایک روزہ تربیتی پروگرام — محمد زمان
39 تنظیم اسلامی بہاولپور کا تربیتی اجتماع — محمد ارسلان خالد
جاتلاں آزاد کشمیر میں دعوتی پروگرام — ظفر اقبال
تنظیم اسلامی ہارون آباد میں ماہانہ تربیتی اجتماع — رانا محمد عرفان
اسرہ ساہیوال کے زیر اہتمام دروس قرآن — رحمان اسلم
40 تنظیم اسلامی سیالکوٹ جنوبی کی ماہانہ شب بیداری — رفیق تنظیم
امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا دورۂ خانیوال — شوکت حسین انصاری
42 حلقہ ملتان کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام — ناصر انیس خان
43 امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا دورۂ تونسہ / لیہ — شوکت حسین انصاری
تنظیم اسلامی بہاولنگر کے زیر اہتمام مظاہرہ — عدنان شاہد
تنظیم اسلامی بہاولنگر کے زیر اہتمام ''توبہ کی پکار ریلی'' — عدنان شاہد
47 امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ — شوکت حسین انصاری
ہارون آباد میں توبہ کی پکار کے حوالے سے ریلی — رفیق تنظیم
تنظیم اسلامی ہارون آباد کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی — رفیق تنظیم
48 تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام — بابر حسین

خیبر پختونخوا

2 حلقہ پشاور میں ''توبہ کی پکار'' مہم — خورشید انجم
3 مقامی تنظیم جار باجوڑ کے زیر اہتمام فہم دین کورس — لاہور خان
تنظیم اسلامی نوشہرہ کا دعوتی اجتماع — جاں نثار اختر
6 حلقہ مالاکنڈ کے تحت تعارفی اجتماع — احسان الودود
8 تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام — محمد سعید قریشی
10 تنظیم اسلامی حلقہ پشاور کا سہ ماہی پروگرام — خورشید انجم
تنظیم اسلامی مالاکنڈ کے تحت دعوتی مہم — احسان الودود
11 مقامی تنظیم بٹ خیلہ کے زیر اہتمام توسیع دعوت پروگرام — تاج الدین
12 حلقہ پشاور کے زیر اہتمام فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرہ — انجینئر طارق خورشید
حلقہ پشاور کے زیر اہتمام امریکی ڈرون حملوں کے خلاف مظاہرہ — انجینئر طارق خورشید
16 تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن — رفیق تنظیم
17 تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی اجتماع — جاں نثار اختر
تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع — نور القادر
19 تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام خواتین کا دعوتی پروگرام — اہلیہ جاں نثار اختر
انجمن خدام القرآن نوشہرہ کے زیر اہتمام سٹال کی رپورٹ — نور القادر
22 حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام مبتدی رفقاء کے ساتھ تعارفی نشست — خورشید انجم
پشاور غربی کا آگاہی منکرات کے سلسلہ میں مظاہرہ — مسعود جاوید
23 حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام تیمر گرہ میں مبتدی تربیتی کورس — رفیق تنظیم
دیر شہر کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی اجتماع — سعید اللہ خان
حلقہ مالاکنڈ کے تحت دعوتی و تربیتی پروگرام — احسان الودود
31 امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ مالاکنڈ — احسان الودود
مقامی تنظیم جار باجوڑ کا دعوتی دورہ — لاہور خان
33 تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام — جاں نثار اختر
34 حلقہ مالاکنڈ کے تحت دعوتی پروگرام — احسان الودود
37 ماہِ رمضان میں تنظیم اسلامی ماموند باجوڑ کی سرگرمیاں — یوسف جان
39 حلقہ مالاکنڈ کا سہ ماہی دعوتی و تربیتی پروگرام — احسان الودود
43 تنظیم اسلامی نوشہرہ کا ماہانہ تربیتی اجتماع — جاں نثار اختر
45 تنظیم اسلامی حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کا سہ ماہی اجتماع — جاں نثار اختر
48 مقامی تنظیم دیر بالا کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام — لائق سید
تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام — محمد ندیم علوی
حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام مبتدی رفقاء کے ساتھ تعارفی نشست — خورشید انجم

سندھ

4 تنظیم اسلامی قرآن اکیڈمی کراچی کے زیر اہتمام نہی عن المنکر پروگرام — رفیق تنظیم
6 تنظیم اسلامی کورنگی شرقی و غربی کے زیر اہتمام نہی عن المنکر مہم — رفیق تنظیم
8 تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام تعارفی کیمپ — محمد سہیل
11 تنظیم اسلامی کراچی کے زیر اہتمام ''ذکر حبیب ﷺ کانفرنس'' — سراج احمد
14 حلقہ کراچی شمالی و جنوبی کے زیر اہتمام ڈرون حملوں کے خلاف احتجاج — عطاء الرحمٰن عارف
15 حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی کیمپ — نوید مزمل
کراچی کورنگی شرقی و غربی کے زیر اہتمام نہی عن المنکر کے حوالے سے مظاہرہ — توحید خان
16 حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام نارتھ ناظم آباد میں دعوتی کیمپ — سید محمد اسلم
19 حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام ذکر حبیب کانفرنس — محمد یوسف صدیقی
قرآن اکیڈمی کراچی کے تحت نہی عن المنکر پروگرام — رفیق تنظیم
21 تنظیم اسلامی ڈیفنس کراچی کے زیر اہتمام تعارفی کیمپ — اسد محمود
22 سوسائٹی اور بنوری ٹاؤن کراچی تنظیم کی نہی عن المنکر مہم — رفیق تنظیم
28 تنظیم اسلامی کورنگی شرقی (کراچی) کے زیر اہتمام نہی عن المنکر پروگرام — محمد سلیم خان
34 حلقہ سکھر کے تحت شاہ پنجو میں مسجد کا افتتاح — نصر اللہ انصاری
37 تنظیم اسلامی ڈیفنس کراچی کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع — سید شہاب اختر
حلقہ حیدر آباد کے تحت ترجمہ قرآن کا انعقاد — رفیق تنظیم
42 رمضان المبارک میں حلقہ سکھر کے زیر اہتمام ترجمۃ القرآن پروگرام — نصر اللہ انصاری
44 حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی پروگرام — محمد یوسف صدیقی
تنظیم اسلامی کورنگی شرقی کے زیر اہتمام توبہ کی پکار مہم — سراج احمد

بلوچستان

23 تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کا مشاورتی اجتماع — جاوید انور
تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کی مقامی تنظیم کے امراء کا اجتماع — جاوید انور
27 امیر تنظیم اسلامی کا دورہ بلوچستان — جاوید انور
47 تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام توبہ کی منادی — افتخار احمد خان

انگریزی مضامین

1. Turning the calender evermore gently (Dr. Muzaffar Iqbal)
2. The Trickle-down effect (M.Al-Nasr)
3. The "let them do it" spirit (Dr. Muzaffar Iqbal)
4. Better than a servant (Sobia Asrar)
5. "Traditional Islam" vs "Modern Islam" (Shahram Iqbal)
6. From Muslim to Islamic School (Dr. Muzaffar Iqbal)
7. Surrender is no option (Dr. Abdul Qadeer Khan)
8. Egypt's stolen "Revolution" (Dr. Muzaffar Iqbal)
9. The looted money (Muhammad Faheem)
10. Loving the Prophet ﷺ (Khalid Baig)
12. On Neo-Colonialism (Dr. Muzaffar Iqbal)
13. The Metaphysics of the Quran (Mohammad Faheem)
16. Tinkering with Ideology (Maryam Sakeenah)
17. Imposing "Culture" (Rizwan Asghar)
18. Dynamic of mass exploitation (Syed M. Aslam)

case be allowed passage again; we should permanently stop it. All written agreements or verbal commitments in this respect should be declared null and void once for all.

2. The martyrdom of 24 army jawans should be compensated not by accepting dollars but by asking NATO and the U.S. to hand over the criminals to us to be tried under the Qisas injunctions of The Quran.

3. Our anti-aircraft defence system at the border should henceforth be ordered to shoot down any warplane/helicopter if it crosses the border.

4. The air force should be vigilant enough to intercept any enemy plane that commits intrusion onto our soil from the Western border.

5. An immediate defence and strategic treaty should be negotiated with China, Iran and Turkey.

6. On the political front, all political and religious parties should unite and back our armed forces. They should take a very forceful stand against the cruel acts of NATO and America.

7. The government should be compelled to pull out of this nonsensical war which has damaged and destroyed us to the worst. What we have achieved from this cooperation in the so-called 'War on Terrorism' should be calculated with irrationality and a balance sheet worked out of its benefits and losses.

8. The US Ambassador in Islamabad must be stopped from carrying out political activities. He must remain to his diplomatic circles and should not transgress the limits accepted internationally for diplomats. He should not try to become a viceroy of the old colonial times. In what capacity is he asking us to drop a proposed joint venture for the gas pipeline from Iran? If he does not abstain from his out-of-bound activities, he should be declared *persona non grata* and shown the door.

Enough is enough. If we fail to stand with full force, might and national honor, there is every possibility that we fall to the lowest of the depths, never to stand again. We do not want to make enmity with any one including the U.S. and other powers. However, we are not going to risk our national solidarity, dignity and honor at any rate.

19. Crusader Reborn (Dr. Abdul Qadeer Khan)
20. The Rhetoric of a staggering empire (Maryam Sakeenah)
21. Dr. Israr Ahmad: One year without him! (Syed Areeb-ud-din)
22. Allah-o-Akbar (Khalid Baig)
23. Darkness Descends (Dr. Muzaffar Iqbal)
24. Veil and Bloodshot Eyes (Muhammad Asif Sheikh)
26. Root cause of all problems negligence toward the Quran Maulana Inayat Ullah Asad Subhani
27. Two pals ... two radically opposing thought-orientations (Dr. Absar Ahmad)
28. What started out as a dream (Roedad Khan)
29. A speech of sorts Netanyahu's coup (Owais Ahmed)
31. The philosophy of Ramadan (Yousaf Raza)
32. The relationship between Allah and the believer (Dr. Israr Ahmed)
33. Dr. Israr Ahmad: Faith and the harmony of signs (Dr Ahmad Afzal)
34. Dr. Israr Ahmad: Requirements for an Indepth of the Quran (Dr. Ahmad Afzal)
35. War of terror (Dr. Muzaffar Iqbal)
37. A sea change in the Middle East. (Uwaymir Anjum)
38. A sea change in the Middle East. (II) (Uwaymir Anjum)
39. The roots of Muslim rage (Dr. Muzaffar Iqbal)
40. The roots of Muslim rage (II) (Dr. Muzaffar Iqbal)
41. Advertisement: A tool to kill Women's Modesty (Syed Kazim)
42. A mad mad world! (Sohail Moffat)
43. In Memory of Samir Khan (Mustapha Alturk)
44. Multitasking and the Sunnah (Maryam Sakeenah)
45. Muslim Rulers (Dr. Muzaffar Iqbal)
46. The Idealism of Islam in the light of the Prophet's lifestyle (Muhammad Faheem)
47. The Idealism of Islam in the light of the Prophet's lifestyle II (Muhammad Faheem)
48. NATO American savagery (I) (Muhammad Faheem)
49. NATO American savagery (II) (Muhammad Faheem)

☆☆☆

دعائے صحت کی اپیل

ڈیرہ اسماعیل خان کے رفیق تنظیم محمد صادق بھٹی علیل ہیں۔ رفقاء واحباب اور قارئین ندائے خلافت سے ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

دعائے مغفرت کی درخواست

- تنظیم اسلامی گوجر خان کے مبتدی رفیق محمد نسیم ڈار (ایڈووکیٹ) وفات پا گئے
- حلقہ پنجاب شرقی کے منفرد اسرہ پاکپتن کے نقیب رانا شکیل احمد کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں
- تنظیم اسلامی کوئٹہ جنوبی کے مبتدی رفیق ڈاکٹر احسان اللہ سومرو کے بڑے بھائی وفات پا گئے
- تنظیم اسلامی کوئٹہ جنوبی کے مبتدی رفیق منیر احمد کے بہنوئی وفات پا گئے
- تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی کے ناظم دعوت محمد رفیع رضا کے والد رحلت فرما گئے
- تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے ملتزم رفیق شکیل احمد کے سسر وفات پا گئے۔ (شمارہ 45 میں دُعائے مغفرت کے اشتہار میں غلطی سے شکیل احمد کے "سسر" کی بجائے "والد" چھپ گیا ہے۔ اِس سہو پر ہم قارئین بالخصوص شکیل احمد صاحب سے معذرت خواہ ہیں۔ [ادارہ])

اللہ تعالیٰ مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین و رفقاء سے بھی دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم وادخلھم فی رحمتك وحاسبھم حسابًا یسیرًا

Mohammad Fahim

NATO and American Savagery

(Part II)

Americans would have never agreed to go to the negotiating tables, had she been sure of a winning position in Afghanistan in the so-called 'War on Terrorism'. She is a loser in the war and her national economy is at the brink of a collapse. Also, a serious discontent is growing amongst the American public against the aimless adventurism of the White House in pursuit of conquering the world. It is this dismaying situation which has forced America to seek ways and means for dialogue to save her face and fine a way to pull out. America can compensate for her illegal assault on the Afghan soil if she openly admits that she has lost the game and packs up back home. The history of Afghanistan and the current ground realities are both testimony that this nation has never been subjugated by force. Any alien power that had stepped in into that soil had been forced out with great humiliation and dishonor. Now, history repeats itself. The British and the USSR are examples of a not-very-distant past. The American dream of seeing Karzai in power along with the Northern Alliance triumphing and India having a big say in the affairs of the future Afghanistan will never materialize (Insha'Allah).

The world is ignorantly or deliberately making false propaganda that the whole Pushtoon nation is resisting the occupation forces. This can be true to a certain extent in case of the common Pushtoon public but in case of those who are claiming to be the leaders and headmen of various tribes, most have proved their loyalty to the invading forces, be it the present occupants of Afghanistan or the previous USSR. Such groups exist on both sides of the border between Pakistan and Afghanistan. The real fact is that it is only the Taliban, a fraction of the Pushtoon race who have proved themselves to be a very hard nut to crack for the invaders. They are making history since they are resisting the sole super power on earth along with her 42 nation comrades equipped with the most lethal and sophisticated technology of the day. It has proved to be a miracle since by human calculation and power equation, the resistance should have been completely overcome within a month or two at the most. This was the guess of Musharraf and so many others who only believe in the material world and the material resources. This resistance of eleven long years from the empty-handed Taliban amply testifies that there is the Hand of Allah at the back of this group without resources comprising of a few thousand people who had (established) or were determined to establish the Order and System of Allah on their soil. So America should acknowledge that in reality she is not the super power but there is a Supreme Power in whose hands are the total power and it is He Who is running the affairs of this universe.

It is therefore advisable for the US to ponder on her failures, revisit her adventure with a sane mind and allow the world to remain in peace and tranquility. If the rulers in the White House do not come to senses then the American citizens have the obligation to come out on the streets and stop this insanity which causes havoc not only to the occupied world but to the American interests as well.

For Pakistan, the situation has become much serious and she has to now take very bold decisions amidst this precarious situation. The rulers and the nation both are required to plan seriously if the solidarity, honor, dignity and prestige of the country are to be safeguarded. Some of the immediate steps to be taken should be of the following nature:

1. NATO supply through Pakistan should in no